FRI.09.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 236
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 9/اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 236
26/ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

راج گھاٹ پہنچا انڈیا اتحاد، گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ

ووٹ چوری بند کرے مودی حکومت: کھڑگے

نئی دہلی: ۸/اکتوبر (ایجنسی): چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر انڈیا اتحاد کا احتجاج جمعرات کو تیسرے روز بھی جاری رہا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا اور انڈیا اتحاد کے دیگر ارکان پارلیمنٹ راج گھاٹ پہنچے، جہاں انہوں نے مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا اور احتجاج جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ احتجاج کا یہ تیسرا دن ہے اور اپوزیشن نے پُرامن طریقے سے احتجاج کرتے ہوئے عوام کے مسائل اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا اتحاد کے رہنماؤں نے گاندھی جی کی سمادھی پر جا کر دعا کی کہ مودی حکومت کو سدبدھی آئے اور وہ 'ووٹ چوری' بند کرے۔ کھڑگے نے کہا کہ 'ووٹ چوری' کرنے والوں کو استعفیٰ دینا چاہیے اور عوام کے ووٹ کے حق کا تحفظ یقینی بنایا جانا چاہیے۔ کانگریس رہنما رنجیت رنجن نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے ملک کو عدم تشدد کا سبق سکھایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا حق ہے کہ وہ حکومت کو اس کی پالیسیوں کے بارے میں بتائے۔ رنجیت رنجن نے الزام لگایا کہ حکومت نے آزاد اداروں کو کٹھ پتلی بنا دیا ہے۔ ان کے مطابق اپوزیشن گیانیش کمار سے ملاقات کرنا چاہتی ہے، لیکن اسے ملاقات کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ کانگریس رہنما راگنی نائک نے کہا کہ گیانیش کمار کو استعفیٰ دینا ہوگا اور جن 13 کروڑ شہریوں کے نام ووٹر لسٹ سے مبینہ طور پر غلطی سے حذف ہوئے، ان کے نام دوبارہ شامل کیے جانے چاہئیں۔ سی پی آئی (ایم) رہنما وی شیوداسن نے کہا کہ ارکان پارلیمنٹ نے مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا اور گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے پر جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کیا۔ کانگریس رہنما پون کھیڑا نے کہا کہ انڈیا اتحاد کے تمام اپوزیشن ارکان راج گھاٹ پہنچے، دعا کی اور مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور گیانیش کمار کو سدبدھی ملنے کی دعا کی گئی ہے۔ پون کھیڑا نے بتایا کہ اپوزیشن جمعہ کو راشٹرپتی بھون بھی جائے گی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ منیکم ٹیگور نے کہا کہ انڈیا اتحاد گزشتہ تین دن سے دہلی کی سڑکوں پر ہے۔ انہوں نے گیانیش کمار کے استعفے کو اپوزیشن کا واضح مطالبہ قرار دیا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری نے گیانیش کمار پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے ان کے استعفے کا مطالبہ کیا، جبکہ راجیو شکلا نے کہا کہ پولیس فورس کی تعیناتی کے باوجود احتجاج جاری رہے گا۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریوانت ریڈی نے دعویٰ کیا کہ یہ صرف کانگریس یا انڈیا اتحاد کا نہیں بلکہ غریب عوام کا احتجاج ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ چرنجیت سنگھ چنی نے ووٹ حذف کیے جانے اور مشینوں میں مبینہ چھیڑ چھاڑ کے خلاف جدوجہد جاری رکھنے کی بات کہی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے کہا کہ گیانیش کمار جتنے زیادہ عرصے تک عہدے پر رہیں گے، الیکشن کمیشن پر عام لوگوں کا اعتماد اتنا ہی کم ہوتا جائے گا، جو جمہوریت کے لیے اچھا نہیں ہے۔

حکومت نے صاف ایندھن کا نیا روڈ میپ جاری کیا

سرینگر: 08/اکتوبر (ایجنسی): جموں وکشمیر حکومت نے سٹی گیس ڈسٹری بیوشن (سی جی ڈی) پالیسی، 2026 پر غور کرنا شروع کر دیا ہے، جس کا مقصد تمام 20 اضلاع میں پی این جی اور سی این جی کی رسائی کو بڑھانا اور مرکز کے زیر انتظام علاقے میں صاف توانائی اور صنعتی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے دفتر نے کہا کہ یہ پالیسی پورے جموں وکشمیر میں صاف ایندھن تک رسائی، صنعتی ترقی کو تیز کرنے اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے کی جانب ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔ حکومت نے جموں وکشمیر سٹی گیس ڈسٹری بیوشن (سی جی ڈی) پالیسی 2026 کو وزراء کی کونسل کی منظوری کے بعد مطلع کیا ہے۔ یہ پالیسی گھرانوں، تجارتی اداروں، صنعتوں اور ٹرانسپورٹ سیکٹر میں پائپڈ نیچرل گیس اور کمپریسڈ نیچرل گیس کے استعمال کو بڑھانے کے لیے ایک واضح، سرمایہ کاروں کے لیے دوستانہ اور وقت کا پابند فریم ورک فراہم کرتی ہے۔ کلیدی دفعات میں تمام 20 اضلاع میں کوریج، سنگل ونڈو ٹائم باؤنڈ کلیرنس، سی این جی اسٹیشنوں کا ہموار قیام، رابطداری کے معیاری اصول، اور کنھوب، سانبہ اور پلوامہ سمیت بڑے صنعتی اسٹیٹس کے لیے ترجیحی گیس کنیکٹیویٹی شامل ہیں۔

معافی کی حد نہ ہونے سے جرائم بڑھ رہے ہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی: ۸/اکتوبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے جمعرات کو زبانی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو ان مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ معافی، معافی، معافی۔ کہیں نہ کہیں آپ کو سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کے معاملے میں عدالتوں کے حد سے زیادہ نرم رویے کے باعث ملک میں جرائم بڑھ رہے ہیں اور اس رجحان کو کہیں نہ کہیں ختم ہونا ہی ہوگا۔ جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس شیل ناگو کی بنچ ایک ایسی درخواست کی سماعت کر رہی تھی جس میں قتل کے ایک مقدمے میں سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کیے جانے کے بعد عمر قید کی سزا کاٹ رہے ایک مجرم کی قبل از وقت رہائی کی درخواست کی گئی تھی۔ جسٹس دتا نے کہا کہ پہلے قتل کے مقدمات میں سزائے موت کا اصول نایاب ترین میں نایاب واقعات تک محدود تھا، لیکن اب حالات بدل گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہمارے معاف کرنے والے رویے کی وجہ سے ایک حد مقرر کرنا ہی ہوگی۔ جسٹس دتا نے ایک ایسے مقدمے کا بھی حوالہ دیا جس میں ایک شخص نے اپنی بڑی بیٹی کی عصمت دری کرنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا اور سپریم کورٹ نے اس کی سزائے موت کم کر کے عمر قید میں تبدیل کر دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ماں کی گواہی کی بنیاد پر والد کو عمر قید کی سزا ہوئی اور وہ جیل چلا گیا۔ کچھ کر دیا۔ جسٹس دتا نے کہا کہ چھوٹی بیٹی کی گواہی کی بنیاد پر اسے سزائے موت سنائی گئی، لیکن بعد میں سپریم کورٹ نے یہ کہتے ہوئے اس کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا کہ اس نے چھوٹی بچی کو قتل نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے معاف کرنے والے رویے کا کہیں نہ کہیں خاتمہ ہونا ہی چاہیے۔

معروف بالی ووڈ اداکار نانا پاٹیکر کا گوا میں انتقال، 75 سال کی عمر میں لی آخری سانس

ممبئی: ۸/اکتوبر (ایجنسی): بالی ووڈ کے معروف اداکار نانا پاٹیکر کا انتقال ہو گیا ہے۔ 75 سال کی عمر میں انہوں آخری سانس لی۔ رپورٹس کے مطابق انہیں گوا کے ڈونا پاؤلا میں واقع ان کی رہائش گاہ پر بے ہوشی کی حالت میں پایا گیا، جس کے بعد انہیں فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں صبح 20:5 بجے مردہ قرار دے دیا۔ ابتدائی جانچ میں بتایا گیا کہ انہیں شدید قلبی دورہ پڑا تھا۔ اسپتال لائے جانے کے بعد ڈاکٹروں نے تقریباً 45 منٹ تک انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن کوئی رسپانس نہیں ملا۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق منی پال اسپتال کے شعبہ آنکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر شیکھر سالکر نے بتایا کہ "مسلسل 45 منٹ تک سی پی آر دینے کے باوجود انہیں بچایا نہیں جا سکا۔ میڈیکولیگل کیس (ایم ایل سی) درج کیا گیا ہے اور پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔" نانا پاٹیکر کی پیدائش یکم جنوری 1951 کو ہوئی تھی۔ ان کا اصل نام وشوناتھ پاٹیکر تھا اور وہ ایک مراٹھی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد گجانن (دنکر) پاٹیکر ٹیکسٹائل پینٹر اور بزنس مین تھے، جن کا انتقال اس وقت ہوا تھا جب نانا پاٹیکر 28 سال کے تھے۔ ان کی والدہ نرملا پاٹیکر (سبھدرا بائی پاٹیکر) گھریلو خاتون تھیں، جو 29 جنوری 2019 کو 99 سال کی عمر میں انتقال تک معروف اداکار کے ساتھ رہیں۔ ان کی اہلیہ نیل کانتی پاٹیکر سابق بینک افسر، اداکارہ اور تھیٹر پروڈیوسر ہیں۔ دونوں نے 1978 میں شادی کی تھی اور بعد میں الگ ہو گئے، تاہم باضابطہ طور پر طلاق نہیں ہوئی۔

جی ایس ٹی حکام کا گرفتاری کا اختیار ختم

مقدمہ درج کرنے کی حد بڑھ کر 5/کروڑ روپے کر دی گئی

نئی دہلی: 8/اکتوبر (ایجنسی): مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی صدارت میں نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں جمعرات کو منعقدہ 57 ویں اشیا و خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کونسل کی میٹنگ میں تاجروں اور بہت چھوٹی، چھوٹی و درمیانے درجے کی صنعتوں (ایم ایس ایم ای) کو راحت دینے سمیت کئی بڑے فیصلوں کی منظوری دی گئی۔ مرکزی وزیر خزانہ نے میٹنگ میں کئے گئے فیصلوں کی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ کونسل نے جی ایس ٹی حکام کے گرفتاری کے اختیار کو ختم کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی استغاثہ شروع کرنے کی حد کو ایک کروڑ روپے سے بڑھا کر اب پانچ کروڑ روپے کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ سیتارمن نے کہا کہ جی ایس ٹی کونسل نے ریفنڈ دعووں کو قبول کرنے کی مدت 15 دن سے گھٹا کر اب 10 دن کر دی ہے۔ کونسل نے ای کامرس پلیٹ فارم پر چھوٹے فروخت کنندگان کے لیے ضوابط کو آسان بنانے کی بھی منظوری دی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ٹیکس کی شرحوں کا ڈھانچہ طے ہو چکا ہے، اس لیے جی ایس ٹی کونسل کی توجہ اب اس بات پر ہے کہ ٹیکس نظام روزمرہ کی سطح پر کس طرح کام کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جی ایس ٹی کی شرحوں میں تبدیلی اب سال میں صرف ایک بار کی جائے گی۔ ملازمین کے انشورنس کور پر ادا کیے گئے جی ایس ٹی پر آجروں کو ان پٹ ٹیکس کریڈٹ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مرکزی جی ایس ٹی نظام کے تحت چہرہ شناسائی سے پاک ٹیکس انتظامیہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ جہاں کسی مخصوص خلاف ورزی کے لیے کوئی مخصوص جرمانہ مقرر نہیں ہے، وہاں لاگو ہونے والے عمومی جرمانے کو 25 ہزار روپے سے گھٹا کر 10 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ جی ایس ٹی کونسل نے اپنی 57 ویں میٹنگ میں ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کے دعووں کے سلسلے میں افسران کی ایک کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیٹی اس بات کا جائزہ لے گی کہ مناسب بل رکھنے والے، سامان حاصل کر چکے اور سپلائر کو مکمل ادائیگی کر چکے حقیقی خریدار کو کس طرح تحفظ فراہم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسران کی کمیٹی تین ماہ کے اندر مطالعہ مکمل کرے گی اور اگلی کونسل میٹنگ میں یہ معاملہ ایجنڈے کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ جی ایس ٹی کونسل کی 57 ویں میٹنگ میں دہلی، گوا، ہریانہ، جموں و کشمیر، کرناٹک، کیرالہ، مہاراشٹر اور میگھالیہ کے وزرائے اعلیٰ، منی پور اور تلنگانہ کے نائب وزرائے اعلیٰ، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے وزرائے خزانہ اور سینئر ارکان کے علاوہ محکمہ محصولات کے سکریٹری، مرکزی بالواسطہ ٹیکس اور کسٹمز بورڈ (سی بی آئی سی) کے چیئرمین اور ارکان اور وزارت خزانہ کے سینئر افسران نے شرکت کی۔

اپوزیشن کے خلاف دہلی پولیس کا رویہ جمہوریت مخالف اور عالمی سطح پر ملک کی بدنامی کا باعث

جماعت اسلامی ہند کا پولیس سے سیاسی دباؤ سے بالاتر ہو کر آئینی ذمہ داریاں نبھانے کا مطالبہ

نئی دہلی: ۸/اکتوبر (ایجنسی): جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر نے دہلی میں جاری احتجاجی مظاہروں اور اپوزیشن لیڈروں کی حراست پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ میڈیا کے لیے جاری اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ احتجاج کرنے والے خواہ کسی بھی پارٹی کے ہوں، بہرحال عوام کے نمائندے ہیں اور جمہوریت میں ان کا کردار نہایت اہم ہے۔ ایک مؤثر اپوزیشن کے بغیر جمہوریت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اپوزیشن لیڈر سمیت دیگر سیاسی رہنماؤں اور ان کے ساتھ احتجاج کرنے والوں کے ساتھ پولیس جس طرح کا برتاؤ کر رہی ہے وہ انتہائی افسوس ناک اور جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہے۔ سلیم انجینئر نے کہا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ پولیس اور تمام متعلقہ ادارے جمہوری طرز عمل اختیار کریں اور حکومت کے دباؤ میں آئے بغیر اپنی آئینی ذمہ داریاں ادا کریں۔ 6 اور 7 اکتوبر کو آکاشوانی بھون اور جنتر منتر کے قریب اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ کی حراست کا حوالہ دیتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر نے کہا کہ مظاہرین اور سیاسی لیڈران کو احتجاج کرنے سے روکنا ان مسائل کو حل نہیں کر سکتا جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جماعت اسلامی ہند اس سے پہلے بھی پرامن جمہوری احتجاج کے خلاف پولیس کی پابندیوں پر شدید تشویش کا اظہار کر چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک بار پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ پولیس حراست اور بلا جواز ایف آئی آر کے سلسلے کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ پولیس کے ناروا سلوک سے متعلق الزامات کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے اور اس میں ملوث پائے جانے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف جواب دہی طے کی جائے۔ سلیم انجینئر نے کہا کہ میڈیا کی ایسی رپورٹوں کو پڑھ کر بھی تشویش ہوتی ہے کہ آنے والے دنوں میں جنتر منتر اور دہلی کے اطراف کے احتجاج کو روکنے کے لیے تقریباً 38000 سکیورٹی اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ سکیورٹی اہلکاروں کو اپنے ہی ملک کے شہریوں کے خلاف استعمال کرنا ایک انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے۔ اس کے نتیجے میں شہریوں کے ایک طبقے کو دوسرے طبقے کے مقابل کھڑا کیا جا رہا ہے، جس سے شہریوں اور حکومت کے درمیان اعتماد اٹھ رہا ہے اور ہماری جمہوریت کمزور ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عوام سے متعلق مسائل پر اپنی آواز بلند کرے۔ جب اپوزیشن ایسے مسائل اٹھاتی ہے تو حکومت کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ بات چیت کا راستہ اختیار کرے، اس کی بات سنے اور اس کے خدشات کو دور کرے۔ حکومت اگر اپوزیشن کے موقف سے اتفاق نہ بھی کرتی ہو، تب بھی اسے چاہیے کہ مشاورت اور مکالمے کے ذریعے شکایات کے اظہار کا موقع فراہم کرے۔ ہم حکومت اور پولیس سے اپیل کرتے ہیں کہ پرامن عوامی مظاہرے کو روکا نہ جائے اور عوام کے تحفظ کے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ عوامی نمائندوں اور مظاہرین کے ساتھ جس انداز میں سلوک کیا جا رہا ہے، اس کے اثرات موجودہ احتجاج تک محدود نہیں ہیں۔ اس طرح کی صورت حال ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچاتی ہے اور دنیا کے سامنے ملک کی جمہوری شبیہ پر ایک سنگین داغ بن جاتی ہے۔ سلیم انجینئر نے کہا کہ حکومت کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ سیاسی اپوزیشن، پرامن احتجاج اور آئینی آزادیوں کا احترام ہندوستان کے جمہوری تشخص اور عالمی سطح پر اس کے مقام کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔

دہلی ہائی کورٹ نے عدالت میں 'جھوٹا' بیان دینے پر 6 سی بی آئی افسران کے خلاف مجرمانہ کارروائی کا دیا حکم

دہلی: ۸/اکتوبر (ایجنسی): دہلی ہائی کورٹ نے 6 سی بی آئی افسران کے خلاف مجرمانہ کارروائی شروع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان افسران پر الزام ہے کہ انہوں نے آمدنی سے زیادہ اثاثوں کے معاملے میں ایک آئی آر ایس افسر کی برطرفی کو چیلنج کرنے کے مجوزہ معاملے میں انتظامی وزارت کے ساتھ خط و کتابت کے حوالے سے عدالت کے سامنے قصداً جھوٹا بیان دیا تھا۔ جسٹس مدھو جین کی یک رکنی بنچ نے انڈین ریونیو سروس (آئی آر ایس) افسر اشوک کمار اگروال کی جانب سے دائر مجرمانہ اپیل پر سماعت کرتے ہوئے یہ ہدایت جاری کی۔ اگروال نے راؤز ایونیو کورٹ کے خصوصی جج (پی سی ایکٹ) کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا، جس میں متعلقہ سی بی آئی افسران کے خلاف سی آر پی سی کی دفعہ 340 کے تحت کارروائی شروع کرنے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے خصوصی جج کو سشیل دیوان، ونیت ونایک، امیت کمار، رمن تیاگی، پریم کمار گوتم اور محمد آزاد کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 191، دفعہ 193 اور دفعہ 209 کے تحت قابل سزا جرائم کے مبینہ ارتکاب پر تحریری شکایت درج کرنے کی ہدایت دی۔ ہدایت دی گئی ہے کہ فیصلہ موصول ہونے کے 4 ہفتوں کے اندر شکایت متعلقہ دائرہ اختیار رکھنے والے مجسٹریٹ کو بھیج دی جائے۔ یہ معاملہ انسداد بدعنوانی قانون کے تحت آمدنی سے زیادہ اثاثوں کے معاملے میں سی بی آئی کی جانب سے اگروال کے خلاف چلائے گئے مقدمے سے متعلق ہے۔ یہ استغاثہ 26 نومبر 2002 کو جاری کیے گئے منظوری کے حکم پر مبنی تھا۔ جنوری 2016 میں دہلی ہائی کورٹ نے منظوری کو غیر قانونی قرار دے دیا تھا، جس کے بعد خصوصی جج نے مارچ 2016 میں اگروال کو بری کر دیا۔ اس کے بعد سی بی آئی نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے پر غور کیا۔ 8 جون 2016 کو وزارت قانون و انصاف کی جانب سے دی گئی قانونی رائے میں کہا گیا تھا کہ اس معاملے کو ہائی کورٹ میں لے جانے کی کوئی مناسب بنیاد نہیں ہے۔ یہ رائے محکمہ برائے عملہ و تربیت (ڈی او پی ٹی) کے ذریعے یکم جولائی 2016 کو سی بی آئی کو مطلع کی گئی تھی۔ اس کے بعد اگروال نے تحقیقات کے دوران ضبط کیے گئے دستاویزات جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ سی بی آئی نے 2 اگست 2016 کو دائر اپنے جواب میں کچھ دستاویزات جاری کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں مزید قانونی کارروائی کے سلسلے میں انتظامی وزارت کے ساتھ خط و کتابت جاری ہے۔ اس کے بعد خصوصی بنچ نے سی بی آئی کو ایک واضح جواب داخل کرنے کی ہدایت دی، جس میں یہ بتایا جائے کہ کیا کوئی اپیل یا نظر ثانی کی درخواست دائر کی گئی ہے یا زیر التوا ہے۔ اس کے بعد اگروال نے 8 اگست 2016 کو سی آر پی سی کی دفعہ 340 کے تحت ایک درخواست دائر کی، جس میں الزام لگایا گیا کہ یہ بیان حقائق کے اعتبار سے غلط تھا، کیونکہ اس وقت انتظامی وزارت کے ساتھ کوئی حقیقی خط و کتابت نہیں ہوئی تھی اور سی بی آئی کو پہلے ہی وزارت قانون و انصاف کی جانب سے اس معاملے کو اعلیٰ عدالت کے سامنے آگے نہ بڑھانے کی رائے مل چکی تھی۔ ہائی کورٹ نے پایا کہ سی بی آئی نے 8 اگست کو سی ڈی او پی ٹی کو اس معاملے پر دوبارہ غور کرنے اور مزید قانونی رائے طلب کرنے کی تجویز بھیجی تھی۔ 9 اگست کو دائر کیے گئے ایک اضافی جواب میں سی بی آئی نے کہا کہ اس نے اصولی طور پر جنوری 2016 کے فیصلے کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور یہ تجویز 8 اگست کو محکمہ کو بھیج دی گئی تھی۔

طالبات کی حفاظت میں لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 8 اکتوبر: (ایجنسی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے دہلی یونیورسٹی کیمپس میں روشنی کی کمی والے مقامات سے متعلق معاملے، ٹوٹے ہوئے فٹ پاتھ اور کچرے کے مسئلے کو جلد حل کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبات کی حفاظت میں کسی بھی طرح کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے بدھ کی دیر رات دہلی یونیورسٹی کیمپس کا دورہ کیا اور آرٹس فیکلٹی کے باہر طالبات سے ملاقات کر کے ان کی تشویشات براہ راست سنیں۔ انہوں نے بتایا کہ معائنے کے دوران کئی مسائل سامنے آئے، جن میں تاریک مقامات، اسٹریٹ لائٹنگ کی کمی، ٹوٹے پھوٹے فٹ پاتھ، سی سی ٹی وی کیمروں کی ناکافی کوریج اور جگہ جگہ کچرا جمع ہونا شامل ہیں۔ افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے ہر مسئلے کو حل کریں اور اس پر عمل درآمد کی باریک بینی سے نگرانی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ طالبات کی حفاظت اور سلامتی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

'بی جے پی کو ایودھیا سے نہیں مل رہا امیدوار'، اکھلیش یادو کا یوگی آدتیہ ناتھ کو چیلنج - خود لڑ کر دکھائیں

لکھنؤ: ۸/اکتوبر (ایجنسی): سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اکھلیش یادو نے ایودھیا کے دو روزہ دورے کے دوران بھاگوت کتھا میں شرکت کی اور سنتوں سے آشیرواد لیا۔ اس موقع پر ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر تنقید کی اور دعویٰ کیا کہ پارٹی کو ایودھیا سے انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار نہیں مل رہا۔ اکھلیش یادو نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں اتنا ہی اعتماد ہے تو وہ خود ایودھیا سے انتخاب لڑ کر دیکھیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ جب سے سماج وادی پارٹی نے ایودھیا سے اپنا امیدوار اعلان کیا ہے، بی جے پی مسلسل سروے کرا رہی ہے۔ ان کے مطابق ہر سروے میں بی جے پی پیچھے رہ رہی ہے اور اب یہ بات سننے میں آ رہی ہے کہ پارٹی کو ایودھیا سے نیا امیدوار نہیں مل پا رہا۔

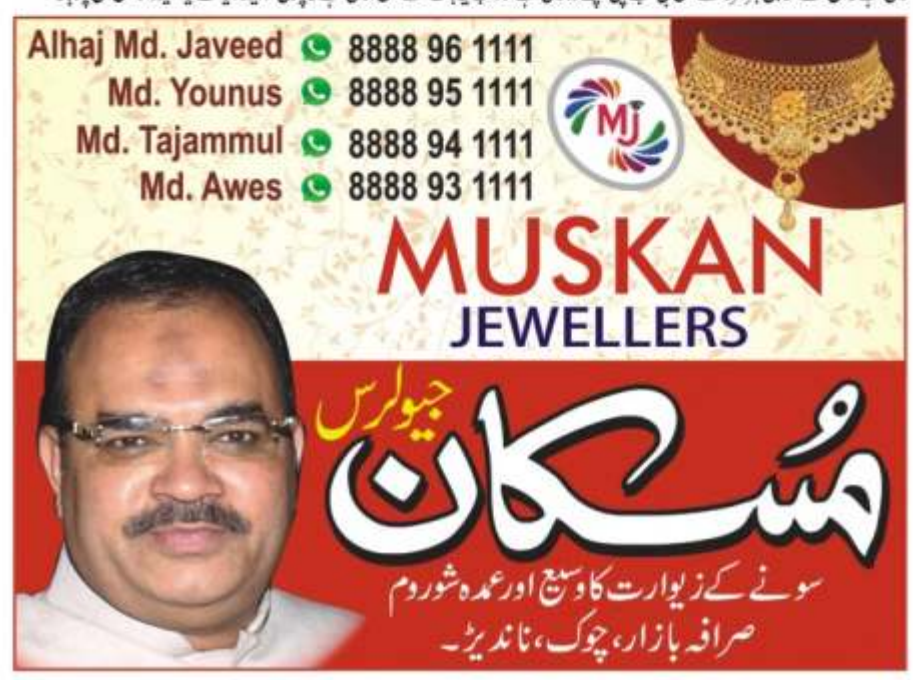

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈک ہاسپیٹل
آرتھوپیڈک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
M.B.B.S., M.S.(Ortho) کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک سرجن
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
ہماری خصوصیات:
* گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی (Knee and Hip Joint Replacement)
* پیچیدہ فریکچر کا علاج (Complex Fracture Treatment)
* آرتھرسکوپک سرجری (Arthroscopy Surgery)
* ہڈیوں، جوڑوں اور عضلاتی بیماریوں کا علاج (Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
* ہڈیوں کے انفیکشن اور رسولیوں کا علاج (Treatment of bone infections and tumors)
* گٹھیا (Arthritis) * گردن کا درد، اسپونڈیلوسس (Neck Pain, Spondylosis)
* کمر درد (سیاٹیکا)، سرپٹ کی ہڈی کے فریکچر، سلپ ڈسک (Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc)
* بچوں کی ہڈیوں کی بیماریوں کا علاج (Treatment of pediatric bone diseases)
Fracture, Joint Pain, Spine, Arthritis, Trauma Care
OPD ہفتہ میں ایک دن
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

ورقِ تازہ

09 Oct. 2026 اداریہ

کب سنی جائے گی مسلم یونیورسٹی کی آواز؟

تعلیمی ادارے کسی بھی ملک کی وہ نرسری ہوتے ہیں جہاں سے معاشرے کی قیادت اور جمہوری قدریں پروان چڑھتی ہیں۔نوجوان طالب علم جب اپنے حق کے لیے بولنا سیکھتے ہیں،تو وہ دراصل ملک کے مستقبل کو بولنا سکھا رہے ہوتے ہیں۔لیکن آج کل ایسا رواج چل پڑا ہے کہ کیمپس کے اندر اٹھنے والی ہر آواز کو دبا دیا جائے اور اسے باہر کی دنیا تک پہنچنے ہی نہ دیا جائے۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پچھلے ۱۷ر دنوں سے جو کچھ ہو رہا ہے، وہ اس کی ایک جیتی جاگتی مثال ہے۔ یونیورسٹی کے ڈک پوائنٹ پر یاسر فہد نام کا ایک نوجوان ۱۷ر دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھا ہے۔ اتنے دن تک کھائے پیے بغیر رہنا انسانی جسم کو اندر سے توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ یاسر کی حالت روز بروز گر رہی ہے،لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ نہ تو یونیورسٹی انتظامیہ کے کانوں پر جوں رینگ رہی ہے اور نہ ہی مین اسٹریم میڈیا کو اس کی کوئی خبر ہے۔رات آٹھ بجے کی نشریات میں غیر ضروری اور سنسنی خیز موضوعات پر گھنٹوں گلا پھاڑ کر بحث کرنے والے چینلوں کو علی گڑھ کے ان ہزاروں طلبہ کا احتجاج نظر ہی نہیں آ رہا۔ایک اتنی بڑی اور تاریخی یونیورسٹی میں ۱۷ر دن سے بھوک ہڑتال چل رہی ہے،کلاسوں کا بائیکاٹ ہو رہا ہے، طالبات سڑکوں پر ہیں،لیکن ٹی وی اسکرینیں مکمل طور پر خاموش ہیں۔ایسا لگتا ہے جیسے جان بوجھ کر اس پوری تحریک کو بلیک آؤٹ کر دیا گیا ہو تاکہ عوام تک ان نوجوانوں کی آواز پہنچے ہی نہیں۔میڈیا کا یہ کیمرا اب اپنی مرضی کا ہو چکا ہے۔اسے وہ سب نظر آ جاتا ہے جس سے کسی خاص سیاسی ایجنڈے کو فائدہ پہنچتا ہو،لیکن جب نوجوان اپنے جمہوری حق،فیسوں کے مسائل، یا اپنی نمائندگی کے لیے سڑکوں پر آتے ہیں تو یہ کیمرا اچانک اندھا ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی پہلا یا اکیلا واقعہ نہیں ہے۔اگر ہم پچھلے چند سالوں پر نظر دوڑائیں تو پورے ملک کے تعلیمی اداروں میں طلبہ کے احتجاجوں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا آیا ہے، ہر جگہ ایک ہی کہانی دہرائی گئی ہے۔طلبہ کو نظر انداز کرنا، ان کی آواز کو دبانا، انہیں شر پسند ثابت کرنے کی کوشش کرنا اور پھر میڈیا کے ذریعے ان کی تحریک کو غائب کر دینا ایک باقاعدہ نظام بن چکا ہے۔علی گڑھ میں جاری اس ہنگامے کی اصل جڑ بھی کوئی بہت بڑی سیاسی مانگ نہیں، بلکہ طلبہ کا اپنا جمہوری حق مانگنا ہے۔ سال 2018 اور 2019 کے بعد سے اس تاریخی ادارے میں طلبہ یونین کے الیکشن ہی نہیں کروائے گئے۔ایک ایسا ادارہ جہاں ہزاروں طالب علم پڑھتے ہیں، وہاں ان کی نمائندگی کرنے والا کوئی موجود نہیں۔جب طلبہ کو کوئی مسئلہ پیش آتا ہے، تو ان کے پاس کوئی ایسا باضابطہ پلیٹ فارم ہی نہیں جس کے ذریعے وہ اپنی بات اوپری سطح تک پہنچا سکیں۔طلبہ کی مانگ بالکل سیدھی اور قانون کے دائرے میں ہے۔وہ چاہتے ہیں کہ لنگدوہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق فوری طور پر چیف الیکشن آفیسر مقرر کیا جائے اور الیکشن کی تاریخ کا اعلان ہو۔جب یونیورسٹیوں میں الیکشن نہیں ہوتے، تو انتظامیہ کو کھلی چھوٹ مل جاتی ہے کہ وہ جو چاہے فیصلہ کرے اور طلبہ پر زبردستی تھوپ دے، کیونکہ ان فیصلوں پر سوال اٹھانے والا کوئی منتخب نمائندہ موجود نہیں ہوتا۔

اس احتجاج میں ایک اور بڑی مانگ یونیورسٹی کے پروکٹر کا استعفیٰ ہے۔ پروکٹر کا عہدہ کیمپس میں ڈسپلن قائم کرنے کے لیے ہوتا ہے، طلبہ کو ڈرانے دھمکانے کے لیے نہیں۔احتجاج کرنے والے لڑکوں کا صاف کہنا ہے کہ پروکٹر آفس نے کیمپس میں ایک خوف کا ماحول بنا رکھا ہے۔فون کالز، بلاوجہ کے سمن اور سرکاری نوٹسز کے ذریعے طلبہ کو ہراساں کیا جاتا ہے تاکہ وہ انتظامیہ کی کسی بات پر آواز اٹھانے کی ہمت نہ کر سکیں۔اس ہراسانی کی شکایت صرف لڑکوں تک محدود نہیں ہے۔طالبات نے بھی پروکٹوریل اسٹاف کے رویے پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔عبداللہ ہال کی طالبات سے جڑے ایک پرانے واقعے کا حوالہ دیا جا رہا ہے جس میں عملے کا رویہ انتہائی غیر مناسب تھا۔یہی وجہ ہے کہ اب عبداللہ ہال، اندرا گاندھی ہال اور بیگم سلطان جہاں ہال جیسی اقامت گاہوں سے طالبات بڑی تعداد میں نکل کر اس تحریک کا حصہ بن رہی ہیں۔ لڑکیوں کا یوں ہاسٹلوں سے باہر نکلنا انتظامیہ کے لیے ایک بہت بڑا پیغام ہے۔ایک اور سنگین مسئلہ غیر قانونی معطلیوں کا ہے۔ہمارے تعلیمی اداروں میں یہ ایک عام رواج بنتا جا رہا ہے کہ جو بھی طالب علم اپنے حق کے لیے آواز اٹھاتا ہے یا انتظامیہ سے سوال پوچھتا ہے، اسے فوراً معطل کر کے اس کا تعلیمی کیریئر تباہ کرنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔علی گڑھ میں بھی کئی طلبہ کو مبینہ طور پر اسی طرح انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔طلبہ اب یہ مانگ کر رہے ہیں کہ ایسی تمام بلاجواز معطلیاں فوراً واپس لی جائیں اور کیمپس کا ماحول صاف کیا جائے۔ ۶ر اور ۷ر اکتوبر کی درمیانی رات جو کچھ ڈک پوائنٹ پر ہوا، اس نے انتظامیہ اور طلبہ کے درمیان بداعتمادی کو مزید بڑھا دیا ہے۔رات کے اندھیرے میں جب میڈیکل ٹیم اور پروکٹر کے لوگ یاسر فہد کو زبردستی اسپتال لے جانے کے لیے پہنچے، تو طلبہ نے اسے ایک چال سمجھا۔انہیں لگا کہ علاج کے بہانے احتجاج کو ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔لڑکوں نے فوراً یاسر کے گرد ایک انسانی زنجیر بنا لی اور صاف کہہ دیا کہ جو بھی طبی امداد دینی ہے، وہ یہیں احتجاج کی جگہ پر دی جائے۔ رات بھر کی اس کشیدگی نے طلبہ کے اندر ایک نیا ولولہ پیدا کر دیا ہے۔اب یہ احتجاج صرف چند لڑکوں یا ایک جگہ تک محدود نہیں رہا۔اردو اور قانون جیسے بڑے شعبوں کے طلبہ نے بھی اپنی کلاسوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے۔جب پوری کی پوری کلاسیں خالی ہو جائیں اور طلبہ کتابیں چھوڑ کر سڑک پر بیٹھنے کو ترجیح دیں، تو انتظامیہ کو سمجھ جانا چاہیے کہ اب محض دھمکیوں سے کام نہیں چلے گا۔اس تحریک کی گونج اب علی گڑھ کی چار دیواری سے نکل کر دوسرے اداروں تک بھی پہنچ رہی ہے۔جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی طلبہ یونین کے عہدیداروں نے علی گڑھ پہنچ کر ان احتجاجی طلبہ کے ساتھ اپنی یکجہتی ظاہر کی ہے۔جے این یو کے نمائندوں نے وائس چانسلر سے ملنے کی کوشش بھی کی، لیکن حسبِ روایت ملاقات کے دروازے بند ملے۔تعلیمی اداروں کے سربراہان کا یہ رویہ ہی دراصل مسائل کو الجھاتا ہے، جب وہ بات چیت کے بجائے دروازے بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔معاملہ اب صرف سڑکوں اور نعروں تک محدود نہیں رہا بلکہ قانونی شکل بھی اختیار کر چکا ہے۔ ۶ر اکتوبر کو یونیورسٹی کے ایک سابق طالب علم اور وکیل نے وائس چانسلر، رجسٹرار اور ڈین کو باقاعدہ قانونی نوٹس بھیج دیا ہے۔اس نوٹس میں واضح طور پر الیکشن کروانے، بھوک ہڑتال کے مسئلے کو حل کرنے اور انتظامیہ کی طرف سے دیے گئے مبینہ توہین آمیز بیانات پر جواب مانگا گیا ہے۔اگر انتظامیہ نے اب بھی اپنی ضد نہ چھوڑی اور طلبہ سے براہِ راست مذاکرات کر کے ان کے جائز مطالبات تسلیم نہ کیے، تو یہ تعلیمی ادارہ ایک ایسے بحران میں پھنس جائے گا جس سے نکلنا آسان نہیں ہوگا۔یونیورسٹی طالب علموں سے بنتی ہے، اور اپنے ہی بچوں کی آواز دبا کر کوئی بھی ادارہ کبھی نہیں جیت سکتا۔

قرآن میں لفظِ امت کا تصور - ایک ہمہ جہت مطالعہ

مولانا قاضی اسد ثنائی
صدر الانصار فاؤنڈیشن

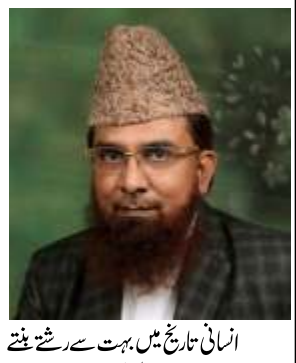

انسانی تاریخ میں بہت سے رشتے بنتے اور ٹوٹتے رہے ہیں، مگر ایک رشتہ ایسا ہے جسے خود قرآن نے ہمارے وجود کی پہچان بنایا ہے اور وہ رشتہ امت ہے۔ دنیا میں قومیں رنگ، نسل، زبان اور وطن کی بنیاد پر بنتی ہیں جو وقت کے ساتھ بدل جاتی ہیں، مگر قرآن نے ہمیں ایک ایسے رشتے سے جوڑا جو ان سب سے بلند ہے۔اللہ نے ہمیں یہ نہیں فرمایا کہ تم فلاں نسل سے ہو تو تمہاری پہچان ہے، بلکہ فرمایا كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کہ تمہاری پہچان یہ ہے کہ تم ایک امت ہو۔ گویا ہماری اصل شناخت ہمارا پاسپورٹ یا ہماری زبان نہیں، بلکہ یہ امت کا رشتہ ہے جو ہمیں ایک کلمہ، ایک قبلہ اور ایک مقصد پر جمع کرتا ہے۔قرآنِ کریم میں جب ہم لفظ امت پڑھتے ہیں تو عام طور پر ہمارے ذہن میں صرف مسلمان قوم کا تصور آتا ہے۔حالانکہ قرآن نے اس لفظ کو اتنی وسعت اور گہرائی کے ساتھ استعمال کیا ہے کہ اس میں پوری کائنات کا نظام سمٹ آتا ہے۔آج کے اس پرفتن دور میں جہاں امت کا تصور کمزور پڑتا جا رہا ہے اور قومیت، لسانیت اور فرقہ واریت نے امت کے شیرازے کو منتشر کر دیا ہے، وہاں قرآن کے اصل تصورِ امت کو سمجھنا پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے، اگر اس لفظ کو سمجھ لیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم کون ہیں، ہماری ذمہ داری کیا ہے، اور یہ کائنات ہمارے ساتھ کس طرح جڑی ہوئی ہے۔لفظِ امت کا لغوی معنی: عربی میں امت کا مادہ "ا-م-م" ہے۔اس مادے کا بنیادی معنی ہے قصد کرنا، ارادہ کرنا، کسی کی طرف متوجہ ہونا۔اسی سے امام بنا، یعنی وہ شخص جس کی طرف سب متوجہ ہوں اور جس کے پیچھے چلیں۔اور اسی سے اُم (ماں) بھی ہے کیونکہ اولاد کا سارا قصد اور توجہ ماں کی طرف ہوتی ہے۔تو امت کا مطلب ہوا: لوگوں کا ایسا گروہ جو ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ ہو، ایک ہی امام کے پیچھے چلے، اور ایک ہی راستے پر جمع ہو۔قرآن میں یہ لفظ متعدد مقامات پر آیا ہے اور ہر جگہ اس کا رنگ الگ ہے۔

قرآن میں امت کے چار بڑے استعمال:

1۔امت بمعنی جماعت، قوم اور گروہ: یہ سب سے مشہور استعمال ہے۔اس سے مراد انسانوں کا وہ گروہ ہے جو کسی ایک نبی کی دعوت پر، ایک ہی عقیدے اور ایک ہی نظامِ زندگی پر جمع ہو۔ محض ہجوم نہیں بلکہ نظریاتی وحدت کا نام ہے۔ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ترجمہ: تم بہترین ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران: 110) یہاں امت کا مطلب ہے ایک خاص مقصد والی قوم۔ہماری بہتری ہماری تعداد یا طاقت کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس فریضے کی وجہ سے ہے جو ہمیں دیا گیا۔اگر ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو ہم خیر امت کے لقب کے حقدار نہیں رہیں گے۔اور فرمایا: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ترجمہ: اور ہر امت کے لیے ایک رسول ہے تو جب ان کا رسول تشریف لائے ان میں انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر ظلم نہیں ہوتا۔(یونس: 47) یعنی ہر امت پر حجت قائم کرنے کے لیے اللہ نے رسول بھیجا۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے کسی بھی امت کو بغیر رہنما کے نہیں چھوڑا، تاکہ کل کوئی یہ عذر پیش نہ کر سکے کہ ہمارے پاس حق کا پیغام نہیں پہنچا۔إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ترجمہ: بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب تو مجھے پوجو۔(الانبیاء: 92) یعنی اصل میں سارے نبیوں کی امت ایک ہی ہے، سب کا رب ایک، سب کا مقصد ایک۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین اتک تمام انبیاء ایک ہی امت ہیں، ان کے درمیان زمانوں کا فاصلہ تو ہے مگر پیغام کا کوئی فاصلہ نہیں۔-2 امت بمعنی دین، طریقہ اور مسلک: یہاں امت کا مطلب وہ راستہ ہے جس پر لوگ چل رہے ہوں، چاہے وہ حق ہو یا باطل۔ یہاں امت شخص نہیں بلکہ طریقۂ حیات ہے۔ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ترجمہ: بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم انہی کے نقشِ قدم پر ہدایت پر ہیں۔(الزخرف: 22) مشرکین کا یہی عذر تھا کہ ہمارے باپ دادا کا طریقہ یہی ہے۔قرآن نے بتایا کہ محض باپ دادا کا طریقہ حق نہیں ہوتا۔اس آیت میں امت سے مراد وہ جاہلانہ رسم و رواج اور آبائی دین ہے جس پر وہ جمے ہوئے تھے۔مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تقلید آباء اگر دلیلِ حق کے خلاف ہو تو وہ ہلاکت ہے۔آج بھی بہت سے لوگ حق کو اس لیے نہیں مانتے کہ ہمارا فرقہ، ہماری جماعت، ہمارا خاندان صدیوں سے اسی پر ہے۔-3 امت بمعنی زمانہ، مدت اور دَور: عربی زبان میں کسی کام میں مصروف رہنے والے گروہ کو دیکھ کر وقت کو بھی امت کہہ دیا جاتا ہے، کیونکہ وقت بھی اپنی مدت میں لوگوں کو اپنے اندر مشغول رکھتا ہے۔ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ترجمہ: اور اگر ہم ان سے عذاب ایک گنی ہوئی مدت تک ہٹا رکھیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے اسے روک رکھا ہے۔(ہود: 8) یعنی عذاب کو ایک خاص مقررہ وقت اور مدت تک مؤخر کر دینا۔یہ اللہ کی حکمت اور مہلت ہے کہ وہ فوراً گرفت نہیں فرماتا۔ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ترجمہ: اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو۔ (یوسف: 45) یہاں امت کا مطلب سالوں پر محیط ایک لمبا عرصہ ہے۔یعنی اس شخص کو برسوں بعد یاد آیا۔اس سے معلوم ہوا کہ قرآن نے قید کے اس طویل زمانے کو بھی امت سے تعبیر کیا۔-4 امت بمعنی امام اور مجسم خیر: یہ سب سے عظیم استعمال ہے جو صرف ایک ہستی کے لیے آیا۔یعنی ایک شخص جو اپنی ذات میں اتنی خوبیاں رکھتا ہو کہ وہ تنہا ایک پوری قوم کے برابر ہو جائے۔ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ: بیشک ابراہیم تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا تھے اللہ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرک نہ تھے۔ (النحل: 120) حضرت ابراہیم علیہ السلام اکیلے تھے، لیکن اللہ نے انہیں امت کہا۔ کیوں؟ مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں پوری امت کی خوبیاں جمع کیے ہوئے تھے، وہ اکیلے ہی ایمان، توحید، صبر، سخاوت اور تسلیم و رضا کا نمونہ تھے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت روئے زمین پر ابراہیم علیہ السلام کے سوا کوئی موحد نہ تھا، اس لیے اللہ نے انہیں اکیلے کو ہی امت قرار دیا۔ گویا جو کام ایک پوری امت کرتی ہے، وہ ایک ابراہیم علیہ السلام نے تنہا کر دکھایا۔یہ ان لوگوں کے لیے پیغام ہے جو کہتے ہیں ہم اکیلے کیا کر سکتے ہیں، اکیلا انسان بھی اگر حق پر ہو تو وہ ایک امت ہوتا ہے۔ پانچواں اور سب سے حیران کن استعمال: جانوروں اور پرندوں کی امتیں قرآن نے اس لفظ کو انسانوں سے نکال کر پوری کائنات پر پھیلا دیا۔ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ترجمہ: اور زمین میں کوئی چلنے والا نہیں اور نہ پرند پر اڑنے والا اپنے پروں سے مگر تم جیسی امتیں۔(الانعام: 38) أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ۔ تمہارے جیسی اُمتیں! کتنا عظیم جملہ ہے۔اس کا کیا مطلب ہے؟ -1 نظامِ زندگی میں تم جیسی: جیسے تم امت ہو، تمہارے خاندان ہیں، تمہاری بستیاں ہیں، تم رزق تلاش کرتے ہو، تم میں دوستی دشمنی ہے، ایسے ہی چیونٹیوں کی امت ہے، شہد کی مکھیوں کی ریاست ہے، کبوتروں اور چڑیوں کے اپنے قبیلے ہیں۔ان کا بھی پورا آئین و نظام ہے۔-2 اللہ کی تسبیح میں تم جیسی: وہ بھی اپنے انداز میں اللہ کو یاد کرتی ہیں۔ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ترجمہ: اور کوئی چیز نہیں جو اسے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ (بنی اسرائیل: 44)-3 حشر میں تم جیسی: جیسے تم اپنے رب کے پاس جمع کیے جاؤ گے، ویسے وہ بھی جمع کی جائیں گی۔لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ ترجمہ: قیامت کے دن تم سب کو حق داروں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے، یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔ (صحیح مسلم) جب چیونٹی اپنی امت کی ذمہ دار ہے، جب شہد کی مکھی اپنی امت کے لیے شہد جمع کرتی ہے، جب پرندے اپنی امت کے اصولوں پر اڑتے ہیں، تو اے انسان! تجھے اللہ نے خیر امت کہا ہے، تو کیا تو اپنی امت کو بھول گیا ہے؟ درحقیقت امت صرف ایک نسبی یا جغرافیائی نام نہیں، بلکہ ایک فکری، روحانی اور عملی رشتہ ہے۔قرآن نے ہمیں بتایا کہ امت اس وقت بنتی ہے جب لوگوں کا رخ ایک ہو، ان کا امام ایک ہو، ان کا مقصد ایک ہو۔آج ہم نے امت کو صرف شناختی کارڈ تک محدود کر دیا ہے، حالانکہ امت ایک زندہ تحریک کا نام تھا۔اگر جانور اور پرندے اپنی اپنی امت کے اصولوں کے پابند ہیں، تو ہم جو اشرف المخلوقات ہیں، ہمیں تو سب سے زیادہ اپنی امت کا خیال رکھنا چاہیے۔چیونٹی کبھی اپنی قطار نہیں توڑتی، شہد کی مکھی کبھی اپنے چھتے سے خیانت نہیں کرتی، پرندے کبھی اپنے جھنڈ سے بچھڑ کر تنہا نہیں اڑتے۔ان میں وحدت ہے، نظم ہے، اطاعت ہے۔اور ہماری امت کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے کیونکہ ہم نے وہی تین چیزیں چھوڑ دی ہیں جن کی وجہ سے ہمیں خیر امت کہا گیا تھا: ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ابراہیم علیہ السلام کی مثال ہمارے لیے سب سے بڑی امید ہے۔قرآن کہتا ہے وہ تنہا ایک امت تھے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ امت کی ابتدا ایک فرد سے بھی ہو سکتی ہے۔اگر آج ایک شخص بھی اپنے گھر میں، اپنے محلے میں، اپنی جماعت میں اخلاص کے ساتھ حق پر کھڑا ہو جائے، تو وہی ایک شخص کل امت کا امام بن سکتا ہے۔تعداد سے امت نہیں بنتی، معیار سے بنتی ہے۔لہٰذا آئیے ہم اپنے آپ سے پوچھیں: کیا ہم واقعی اس امت کا حصہ ہیں جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے؟ کیا ہمارا قصد، ہمارا رخ، ہمارا امام ایک ہے؟ اگر نہیں تو ہمیں پھر سے اسی مرکز کی طرف لوٹنا ہوگا جس کی طرف ساری امتیں لوٹتی ہیں یعنی اپنے رب کی طرف۔اللہ تعالیٰ ہمیں لفظِ امت کی لاج رکھنے والا، اس کی ذمہ داری کو سمجھنے والا، اور اسے اپنی زندگی میں زندہ کرنے والا بنا دے۔ ہمیں وہ امت بنا دے جسے دیکھ کر ہمارے نبی اقیامت کے دن فخر فرمائیں۔آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موبائل کے زمانے میں ہم کہاں کھو گئے؟

ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج، اورنگ آباد
موبائل: 9325217306

ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی ایک صاحبِ مطالعہ و صاحبِ قلم عالم اور عربی و اسلامی علوم کے شناسا اسکالر ہیں۔آپ کی تحریروں میں دینی بصیرت، معاشرتی شعور، فکری گہرائی اور عصری مسائل کا مؤثر تجزیہ نمایاں ہوتا ہے۔زیرِ نظر مضمون میں بھی آپ نے موبائل فون کے بڑھتے ہوئے استعمال کے انسانی تعلقات اور خاندانی زندگی پر اثرات کو نہایت دلچسپ، فکر انگیز اور دل نشیں انداز میں اجاگر کیا ہے۔کبھی زندگی میں موبائل فون نہیں تھے، مگر لوگ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے؛ آج موبائل فون ہر ہاتھ میں ہے، مگر دلوں کے درمیان فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔کبھی گھڑی وقت بتاتی تھی اور دل انتظار؛ آج موبائل وقت بھی بتاتا ہے اور انتظار کا احساس بھی چھین لیتا ہے۔ایک عمر رسیدہ شوہر نے ایک دن مسکراتے ہوئے اپنی بیوی سے کہا: "یاد ہے، ہمارے زمانے میں موبائل نہیں ہوتے تھے؟" بیوی بھی مسکرا دی۔ بولی: "موبائل نہیں ہوتے تھے، مگر ٹھیک پانچ بج کر پچپن منٹ پر میں پانی کا گلاس لے کر دروازے پر کھڑی ہو جاتی تھی، اور آپ بھی عین اسی وقت گھر پہنچ جاتے تھے۔" شوہر ہنس پڑا: "میں نے تیس سال ملازمت کی، مگر آج تک یہ راز نہیں سمجھ سکا کہ میں وقت پر اس لیے آتا تھا کہ تم پانی لے کر دروازے پر کھڑی ہوتی تھیں، یا تم اس لیے دروازے پر آتی تھیں کہ تمہیں معلوم ہوتا تھا کہ میں آنے والا ہوں!" یہ وہ زمانہ تھا جب محبت کو "مقام بنانے" کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔گھر سے نکلتے وقت صرف اتنا کہنا کافی ہوتا تھا: "شام تک آجاؤں گا۔" اور سامنے والا یقین کر لیتا تھا۔آج صورتِ حال یہ ہے کہ شوہر دفتر سے نکلتے ہوئے بیوی کو پیغام کرتا ہے: "بیس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔" بیوی جواب دیتی ہے: "اچھا۔" پھر شوہر پانچ منٹ بعد اپنی جگہ کی اطلاع بھیجتا ہے، دس منٹ بعد فون کرتا ہے: "کہاں ہو؟" اور بیوی کہتی ہے: "میں تو گھر میں ہوں!" گویا زمانہ ترقی کر گیا، مگر اعتماد کو بھی راستہ بتانے والے نقشے کی ضرورت پڑ گئی۔کبھی محبت کی زبان بہت سادہ تھی۔شوہر دفتر سے نکلتے ہوئے سوچتا تھا کہ آج کھیر کھانے کو دل چاہ رہا ہے، اور گھر پہنچتا تو میز پر اس کی پسندیدہ کھیر موجود ہوتی۔وہ حیران ہو کر کہتا: "آج تو دوپہر سے دل چاہ رہا تھا کہ کاش کھیر مل جائے!" بیوی مسکرا کر کہتی: "اچھا؟" بات ختم! نہ کوئی پیغام رسانی کا سلسلہ، نہ کوئی تلاش، نہ کوئی "آج کیا کھانا ہے؟" آج میاں بیوی ایک ہی گھر میں رہتے ہیں، مگر کبھی کبھی کھانے کا فیصلہ بھی پیغام رسانی کے ذریعے ہوتا ہے: "آج کیا بناؤں؟" "کچھ بھی۔" "پھر؟" "جو آپ کی مرضی۔" اور یہی "آپ کی مرضی" بعض اوقات پینتالیس منٹ کی ایسی خاموش جنگ میں بدل جاتی ہے جس کا اختتام آخرکار باہر سے کھانا منگوانے پر ہوتا ہے! پرانے زمانے کی محبت میں عجیب سی سادگی تھی۔شوہر بیوی کی آنکھوں میں دیکھ کر کوئی شعر پڑھ دیتا، بیوی شرما کر پلکیں جھکا لیتی۔شوہر سمجھ جاتا کہ شعر کامیاب ہو گیا۔آج شعر سنانے کے بجائے لوگ تصویری پیغام بھیجتے ہیں: "یہ دیکھو، بالکل تمہارے جیسی ہو!" اور جواب آتا ہے: "مجھے اس میں موٹی کیوں دکھایا ہے؟" محبت کا پورا فلسفہ ایک ہی لمحے میں تبدیل!

کبھی شوہر کو یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ گھر میں برنول ختم ہو گئی ہے۔بیوی کا ہاتھ جلتا تو شوہر شام کو دوا لے آتا۔نہ کسی یاد دہانی کی ضرورت، نہ خریداری کی فہرست، نہ گھر والوں کے گروپ میں اعلان۔بس محبت انسان کو وہ چیزیں بھی یاد کرا دیتی تھی جن کی کوئی اطلاع نہیں آتی۔آج گھر میں دواؤں سے لے کر سبزی تک ہر چیز کی یاد دہانی آتی ہے، مگر کبھی کبھی ماں باپ کو فون کرنے کی یاد دہانی بھی لگانی پڑتی ہے۔یہی ہمارے عہد کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ہماری جیب میں دنیا آ گئی، مگر گھر کے لوگ دور ہو گئے۔ہم ہزاروں میل دور بیٹھے شخص سے براہِ راست ویڈیو پر بات کر سکتے ہیں، مگر برابر والے کمرے میں بیٹھے والد سے پوچھنے کا وقت نہیں کہ: "ابو! طبیعت کیسی ہے؟" ہم دوست کی نئی تصویر پر "واہ بھائی!" لکھنے میں دیر نہیں کرتے، مگر ماں کے پاس بیٹھ کر پانچ منٹ بات کرنے کو وقت نہیں ملتا۔ہم دوسروں کی زندگی کے ہر لمحے سے واقف ہیں، مگر اپنے گھر کے افراد کے دل میں کیا چل رہا ہے، اس سے بے خبر ہیں۔آج کے گھر میں سب کے پاس موبائل ہے، مگر گفتگو نہیں؛ بے تار رابطہ ہے، مگر ربط نہیں؛ رابطوں کی فہرست ہزاروں ہے، مگر اپنائیت کے لیے چند لوگ بھی میسر نہیں؛ مداح بہت ہیں، مگر سننے والا کوئی نہیں۔ پرانے زمانے میں میاں بیوی میں نوک جھونک ہوتی تھی، ناراضی ہوتی تھی، منانا ہوتا تھا، روٹھنا ہوتا تھا۔مگر "رابطہ منقطع" اور "دوستی ختم" جیسے ہتھیار نہیں تھے۔آج معمولی اختلاف ہوا نہیں کہ: "آخری بار رات ۸ بج کر ۴۲ منٹ پر دیکھا گیا۔" پھر تصویر غائب! پھر کیفیت غائب! پھر پیغام پڑھنے کی اطلاع بند! اور آخرکار: "آپ کو مسدود کر دیا گیا ہے۔" یوں ایک چھوٹی سی گھریلو بحث جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے بین الاقوامی سفارتی بحران بن جاتی ہے۔پہلے محبت میں قربت تھی، اب "کیمسٹری" کی جگہ "تبصرے" نے لے لی ہے۔پہلے کسی کامیابی پر دل سے خوشی ہوتی تھی، اب پسند کا نشان دبا کر فرض ادا ہو جاتا ہے۔پہلے بچے ماں باپ کے پاس بیٹھ کر کہانیاں سنتے تھے۔دادا دادی سے قصے سنتے، نانا نانی سے حکایتیں سنتے اور صحن میں کھیلتے تھے۔آج بچے کہتے ہیں: "بابا! موبائل دے دیں۔" "بیٹا، کچھ دیر کتاب پڑھ لو۔" "نہیں!" "باہر جا کر کھیلو۔" "نہیں!" "تو پھر کیا کرو گے؟" "موبائل پر کھیلوں گا!" اور والدین بھی اطمینان سے موبائل تھما دیتے ہیں، کیونکہ بچہ خاموش ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے خاموش بچے کو "اچھا بچہ" اور مصروف موبائل کو "اچھی تربیت" سمجھ لیا ہے۔حالاں کہ بچے کو صرف مصروفیت نہیں، توجہ چاہیے؛ صرف کھلونا نہیں، گفتگو چاہیے؛ صرف انٹرنیٹ نہیں، محبت چاہیے۔موبائل بذاتِ خود دشمن نہیں۔ یہ تو ایک حیرت انگیز سہولت ہے۔اس نے فاصلے کم کیے، علم تک رسائی آسان کی، کاروبار کو نئی دنیا دی اور رابطے کو برق رفتاری عطا کی۔اصل مسئلہ موبائل نہیں، موبائل کا ہمارے اوپر حاوی ہو جانا ہے۔ہم نے ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کے بجائے ٹیکنالوجی کو اپنی زندگی استعمال کرنے دی ہے۔پھر ایک دن وہی بوڑھا شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے: "چھوڑو ان بچوں کی باتیں..... اب تو ہم بھی خاموش اطلاع والے انداز پر ہیں، اور ہماری بیٹری کی بھی شاید ایک ہی ڈنڈی باقی ہے!" بیوی ہنس

ایک یادگار سیاسی سفر کا اختتام، سیف الاسلام مدنی کا AIMIM سے علیحدگی کا اعلان

سیف الاسلام مدنی، سابق ضلع میڈیا انچارج، کانپور دیہات، اتر پردیش

پکھرایاں، کانپور دیہات: ۸/اکتوبر: سیف الاسلام مدنی سابق ضلع میڈیا انچارج مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) نے پارٹی سے اپنی وابستگی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مجلس اتحاد المسلمین کے ساتھ ان کا سفر طویل اور یادگار رہا ہے جس کے دوران انہیں پارٹی کے پلیٹ فارم سے کام کرنے اور اہم ذمہ داریاں نبھانے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ ایک طویل عرصے تک مجلس اتحاد المسلمین سے وابستہ رہتے ہوئے انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق پوری ذمہ داری اخلاص اور سنجیدگی کے ساتھ پارٹی کے لیے کام کیا اس دوران انہیں ضلع میڈیا انچارج جیسی اہم ذمہ داری بھی سونپی گئی جسے انہوں نے بخوبی

نبھانے کی کوشش کی۔ سیف الاسلام مدنی نے واضح کیا کہ بعض ذاتی مجبوریوں اور بدلتے ہوئے حالات کے پیشِ نظر انہوں نے مجلس اتحاد المسلمین سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ کسی ناراضی شکایت یا دل گرفتگی کی بنیاد پر نہیں بلکہ ذاتی حالات کے تحت کیا گیا ہے آئندہ ان کی سرگرمیاں مجلس اتحاد المسلمین سے الگ رہیں گی۔ انہوں نے اپنے تمام سابقہ ساتھیوں رفقاء اور خیر خواہوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سفر میں جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا حوصلہ افزائی کی اور مشکل وقت میں شانہ بشانہ کھڑے رہے، وہ ان کی محبتوں اور خلوص کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ سیف الاسلام مدنی نے مجلس اتحاد المسلمین سے علیحدگی کے باوجود پارٹی کے سربراہ جناب اسدالدین اویسی صاحب کے لیے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اویسی صاحب کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے بہتر فہم و بصیرت عطا فرمائے اور ملک و قوم کے مفاد میں مثبت اور دور رس فیصلے کرنے کی توفیق دے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک اس وقت ایک اہم اور حساس دور سے گزر رہا ہے۔ جمہوری اقدار آئینی حقوق اور ملک کے جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے سیاسی قیادت اور عوامی نمائندوں پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایسے حالات میں ہر سیاسی و سماجی ذمہ دار شخص کو چاہیے کہ وہ ملک کے آئینی و جمہوری نظام کے استحکام اور عوام کے بہتر مستقبل کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کرے۔ آخر میں سیف الاسلام مدنی نے کہا کہ مجلس اتحاد المسلمین کے ساتھ گزارا گیا وقت ان کی زندگی کا ایک اہم حصہ رہے گا اور اس دوران حاصل ہونے والے تجربات تعلقات اور محبتیں ہمیشہ ان کے لیے قابل قدر رہیں گی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی کا سانحۂ ارتحال، علمی، فکری اور ادبی دنیا کا عظیم خسارہ

امارت شرعیہ کے ایک سہ رکنی وفد نے کی نماز جنازہ میں شرکت

(پریس ریلیز: پھلواری شریف: ۸/اکتوبر): بین الاقوامی شہرت یافتہ عظیم اسلامی اسکالر، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے عظیم المرتبت استاذ، اعلیٰ انتظامی صلاحیت کے حامل مہتمم، عربی زبان و ادب اور اردو کے صاحب طرز انشاء پرداز، محقق و مصنف، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی طویل علالت کے بعد 7/ اکتوبر 2026ء روز بدھ اپنے پیچھے ہزاروں شاگردوں اور بے شمار عقیدت مندوں کو چھوڑ کر جوار رحمت خداوندی میں چلے گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) حضرت مولانا نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں کئی نسلوں کی دینی، علمی و فکری تربیت کی، جس کی وجہ سے وہ عالم اسلام میں ایک عظیم اسلامی مفکر کی حیثیت سے متعارف تھے، ان کے وصال پر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے گہرے صدمہ کا اظہار کیا اور کہا کہ حضرت مولانا کے وصال سے ملت اسلامیہ ایک عظیم اسکالر، مثالی منتظم، عربی زبان و ادب کے خطیب و ادیب اور فکر اسلامی کے ترجمان سے محروم ہوگئی، ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ مولانا

کے انتقال سے ایک علمی عہد کا خاتمہ ہوگیا، حضرت مولانا مرحوم کی پوری زندگی ندوہ جیسے عظیم ادارہ کی آبیاری، اسلام کی صحیح فکری ترجمانی اور نونہالان ملت کی کردار سازی میں وقف رہی، اللہ دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ملت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور حضرت مولانا مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ نصیب کرے، امارت شرعیہ، بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے صدر قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ قدرت نے مولانا مرحومؒ کو تحریر اور خطابت دونوں میں ایک خاص ملکہ ودیعت کیا تھا افسوس کے علم حکمت کا سورج غروب ہوگیا اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر نور کی بارش برسائے نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثنا الہدیٰ قاسمی، مولانا مفتی احتکام الحق قاسمی قائم مقام مفتی امارت شرعیہ، مولانا احمد حسین مدنی معاون ناظم امارت شرعیہ، مولانا رضوان احمد ندوی معاون ناظم امارت شرعیہ کے علاوہ جملہ ذمہ داران و کارکنان امارت شرعیہ اس سانحہ سے غم زدہ ہیں اور ذمہ داران ندوہ اور حضرت مولانا کے اہل خانہ کو تعزیت مسنونہ پیش کرتے ہیں، حضرت امیر شریعت مدظلہ کی حسب ہدایت امارت شرعیہ کا ایک وفد نائب ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب کی قیادت میں نماز جنازہ میں شرکت کے لیے گیا، اس وفد میں جناب مولانا سہیل اختر قاسمی صاحب نائب قاضی شریعت اور مولانا قمر انیس قاسمی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ شریک کارواں رہے، یہ حضرات نماز جنازہ میں شرکت کے بعد حضرت مولانا کے متعلقین و متوسلین اور ذمہ داران ندوہ کی خدمت میں حضرت امیر شریعت، ناظم امارت شرعیہ و دیگر ذمہ داران و کارکنان کی طرف سے تعزیت پیش کی۔

بھارت اپنی ٹیکنالوجی کی کہانی دنیا تک پہنچانا چاہتا ہے: سندھیا

نئی دہلی۔ 8/ اکتوبر۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر مواصلات جیوترادتیہ سندیا نے جمعرات کو کہا کہ 'انڈیا موبائل کانگریس (آئی ایم سی) کو ایک ایسے عالمی پلیٹ فارم میں تبدیل ہونا چاہیے جو ملک کی تکنیکی صلاحیتوں کی نمائش کرے اور بھارت کی ٹیکنالوجی کی کہانی کو دنیا تک پہنچائے۔ انڈیا موبائل کانگریس 2026 سے خطاب کرتے ہوئے سندھیا نے کہا کہ بھارت نے گزشتہ دہائی کے دوران ٹیلی کمیونیکیشن، ڈیجیٹل رابطے، ٹیکنالوجی کی تیاری اور اگلی نسل کے نیٹ ورکس کے شعبوں میں نمایاں صلاحیتیں پیدا کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب توجہ ان صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر عالمی سطح پر ایک بڑا کردار ادا کرنے کی جانب مرکوز ہونی چاہیے۔ سندھیا نے کہا، ہمارے پاس اس پیش رفت کو سرحدوں سے آگے لے جانے کے لیے افرادی قوت، نقل و حرکت اور درست سوچ موجود ہے۔ پہلی دہائی دنیا کو بھارت تک لے کر آئی؛ اگلی دہائی کو بھارت کو دنیا تک لے جانا چاہیے۔" سندھیا نے اس تبدیلی کے کلیدی اشاریوں میں سے ایک کے طور پر بھارت کے براڈ بینڈ ایکو سسٹم کی توسیع کو اجاگر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ براڈ بینڈ صارفین کی تعداد ایک دہائی قبل کے تقریباً 60 ملین سے بڑھ کر 1.1 بلین سے تجاوز کر گئی ہے، جس سے بھارت دنیا کی سب سے سستی ڈیٹا مارکیٹوں میں سے ایک بن گیا ہے۔ وزیر نے اگلی نسل کی ٹیلی کمیونیکیشن میں بھارت کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کی جانب بھی اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'بھارت 6G الائنس جو 90 اداروں اور عالمی شراکت داروں کے اشتراک پر مشتمل ہے نے 700,7 پیٹنٹ حاصل کیے ہیں، جن میں 400,4 بین الاقوامی پیٹنٹ شامل ہیں۔ تحقیق اور انٹلیکچوئل پراپرٹی (دانشورانہ ملکیت) کا یہ بڑھتا ہوا اثاثہ بھارت کی اس کوشش کا حصہ ہے جس کا مقصد محض ایک بڑی ٹیلی کام مارکیٹ ہونے سے آگے بڑھنا اور اگلی نسل کے مواصلاتی نظام میں ٹیکنالوجی تیار کرنے والے اور عالمی شراکت دار کے طور پر اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا ہے۔

نیوارا کے طلبا کا تعلیم، تفریح اور ایڈونچر بھرا ٹور

مالیگاؤں: ۸/اکتوبر (راست) نیوارا انگلش میڈیم اسکول کی جانب سے طلباء کے لیے ایس ایس فارم (Farms.S.S) کا ایک یادگار تعلیمی و تفریحی ٹور کا انتظام کیا گیا۔ یہ ٹور طلبا کے لیے ناقابل فراموش تجربہ ثابت ہوا۔ اسکول کے معزز چیئرمین محترم اظہر مہدی صاحب اور چیئرپرسن محترمہ عرفانہ اظہر مہدی صاحبہ کی بصیرت افروز پالیسی اور سرپرستی ہمیشہ ہی طلباء کی ہمہ جہت ترقی اور عملی تربیت کی ضامن رہی ہے اور انہی کی رہنمائی اور بہترین پالیسی کے تحت اس تفریحی و تعلیمی دورے کی منصوبہ بندی عمل میں آئی۔ اس تفریحی سفر کا آغاز صبح نو بجے کے آس پاس جوش و خروش کے ساتھ ہوا۔ اس پورے دورے کے دوران اسکول کے پرنسپل شیبان فائز سر، عبید سر، مختار سر، دانش سر اور طاہر انجم صدیقی سر قدم قدم پر طلباء کی رہنمائی، نگرانی اور بھرپور تعاون کے لیے ہمہ وقت ساتھ رہے، جن کی شفقت نے بچوں کا حوصلہ بلند رکھا۔ فارم پر پہنچنے کے بعد طلباء نے سب سے پہلے ناشتہ کیا جس نے طلبہ میں مزید توانائی بھر دی۔ اس کے بعد طلباء نے بڑے پارک کا رخ کیا جہاں رنگ برنگے خوبصورت پرندوں اور جانوروں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور ان کے تعلق سے معلومات کا حصول ہوا۔ بالخصوص طلبہ نے پرندوں کو اپنے ہاتھوں اور کندھوں پر بٹھایا۔ جبکہ ایک بڑی ایگوانیا (چھپکلی نما جانور) کو اپنے ہاتھ پر بٹھانا بھی آن کے لیے انتہائی انوکھا تجربہ تھا۔ اس کے بعد جھیل کے پرسکون

ماحول میں طلباء نے بوٹنگ (کشتی رانی) کا بھرپور لطف اٹھایا۔ فارم پر روایتی تفریح کے طور پر کیمل رائڈنگ اور بچوں کو پورے فارم کی سیر کرانے والی تفریحی ٹرین کی سواری نے بھی بچوں کو خوب محظوظ کیا۔ ایڈونچر اور سنسنی کے شوقین بچوں کے لیے فارم پر کئی سرگرمیاں موجود تھیں۔ بچوں نے ڈیشنگ کاروں کے ٹکرانے والے کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، مکینیکل ریڈ بُل (Red Bull) کی سواری پر توازن برقرار رکھنے کے سنسنی خیز تجربہ بھی طلبہ نے کیا۔ فضا میں راؤنڈ لگاتی ہوئی سائکلنگ (راؤنڈ سائکلنگ) کا انوکھا اور دلاویز تجربہ کیا۔ اس کے علاوہ ایڈونچر بانک رائڈنگ کے ذریعے بچوں نے آف روڈ ڈرائیونگ کا سنسنی خیز تجربہ کیا، اور سیفنگ جمپ سمیت دیگر مختلف جرات مندانہ ایڈونچر ایکٹیویٹیز نے بچوں کو اپنی بہادری اور پھرتی کو پرکھنے کا موقع دیا۔ دن بھر کی ان سنسنی خیز اور تھکا دینے والی سرگرمیوں کے بعد دوپہر کے وقت ظہرانے (دوپہر کے کھانے) کا اہتمام کیا گیا جس سے تمام بچوں نے بھرپور لطف اٹھایا۔ کھانے کے فوراً بعد گرمی کے اس موسم میں واٹر پارک کا رخ کیا گیا جہاں پانی کے فواروں، لہروں اور واٹر سلائیڈز کے نیچے بچوں نے خوب دھمال مچایا اور واٹر گیمز کا لطف لیا۔ اس کے بعد فارم کے وسیع و عریض میدان میں ایک پُرجوش فرینڈلی فٹ بال میچ کھیلا گیا جس میں بچوں نے اپنی ٹیم اسپرٹ کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ تیر اندازی (آرچری) سے بھی بچوں کی خوب لطف اٹھایا۔ خوشیوں، کھیلوں اور یادگار لمحات سے بھرپور یہ تفریحی سفر رات نو بجے کے آس پاس بخیر و عافیت نیوارا انگلش میڈیم اسکول پہنچ کر ختم ہوا۔ تمام طلباء مسرت بھرے چہروں کے ساتھ اپنے والدین و سرپرستوں کے ساتھ گھروں کو روانہ ہوئے۔ نیوارا انگلش میڈیم اسکول کا یہ دورہ نہ صرف بچوں کے لیے تفریح کا بہترین ذریعہ بنا بلکہ اسکول کی اعلیٰ قیادت کی پالیسی اور پرنسپل سمیت تمام اساتذہ کی مخلصانہ رہنمائی نے اس کو طلباء کے لیے نظم و ضبط اور تربیت کا ایک بہترین نمونہ بنا دیا۔

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کا انتقال علم و ادب کے ایک عہد کا خاتمہ: ڈاکٹر عمار رضوی

آل انڈیا مائنارٹیز فورم کی تعزیتی نشست کا انعقاد

لکھنؤ: ۸/اکتوبر (پریس ریلیز): آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کی ایک تعزیتی میٹنگ فورم کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی کی زیرِ صدارت فورم کے دفتر، پارک روڈ، لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ فورم کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کے انتقال کی خبر سے مجھے دلی رنج و غم ہوا۔ ان کے انتقال سے ملک و ملت نے ایک عظیم عالم دین، ممتاز ماہر تعلیم، عربی زبان و ادب کے بلند پایہ محقق، ادیب اور صاحب علم شخصیت کو کھو دیا ہے۔ ان کی وفات علمی، ادبی اور دینی دنیا کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ نے اپنی پوری زندگی علم، تعلیم، عربی زبان و ادب، تحقیق اور دینی خدمات کے لیے وقف کر دی۔ عربی زبان و ادب کے فروغ اور ہندوستان میں عربی علمی و ادبی روایت کو مضبوط بنانے میں ان کا کردار نہایت اہم اور قابل قدر رہا۔ ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے ساتھ ان کا تعلق نہایت گہرا اور دیرینہ تھا۔ انہوں نے ندوہ کی علمی و تعلیمی روایات کو آگے بڑھانے اور اسے مزید مستحکم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ایک استاد، محقق، مصنف اور منتظم کی حیثیت سے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی علمی رہنمائی سے بے شمار طلبہ اور محققین نے استفادہ کیا اور آج وہ مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عربی زبان و ادب کے میدان میں مولانا اعظمی ندویؒ کی خدمات خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے عربی ادب، تحقیق، تنقید اور صحافت کے میدان میں گراں قدر علمی کام انجام دیا اور ہندوستان کی عربی علمی روایت کو عالمی سطح پر متعارف کرانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ عربی زبان و ادب کے لیے ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں انہیں صدرِ جمہوریہ ہند کے ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ مولانا کی خدمات صرف دینی تعلیم تک محدود نہیں تھیں۔ انہوں نے جدید اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا اور اٹیگر ل یونیورسٹی، لکھنؤ کے چانسلر کی حیثیت سے یونیورسٹی کی تعلیمی و علمی ترقی میں اپنی خدمات پیش کیں۔ ان کا نقطۂ نظر وسیع اور ہمہ گیر تھا۔ وہ علم، تحقیق، جدید تعلیم اور اخلاقی و دینی تربیت کو معاشرے کی ترقی کے لیے ضروری سمجھتے تھے۔ آج دن میں ڈاکٹر عمار رضوی کی رہائش گاہ پر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر منعقدہ تعزیتی نشست میں مولانا صاحب کی علمی، ادبی، دینی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف فورم اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا اعظمی ندویؒ کا انتقال صرف ایک بزرگ عالم دین کی وفات نہیں بلکہ علم و ادب کی ایک روشن روایت کے ایک اہم باب کا اختتام ہے۔ ان کی علمی میراث، ان کی تصانیف، ان کی خدمات اور ان کے شاگرد آنے والی نسلوں کے لیے ان کی یاد کو زندہ رکھیں گے۔ آج کے دور میں جب معاشرے کو علم، برداشت، رواداری، اخلاق اور باہمی احترام کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے، مولانا اعظمی ندویؒ کی زندگی اور خدمات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کے اہلِ خانہ، ان کے شاگردوں، ندوۃ العلماء کے اساتذہ و طلبہ اور ان سے وابستہ تمام افراد سے دلی تعزیت اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اہلِ خانہ، شاگردوں اور تمام متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ محمود آباد میں ڈاکٹر عمار رضوی کے زیرِ انتظام درسگاہ مولانا آزاد انسٹیٹیوٹ آف ہیومنیٹیز سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (مجوزہ مولانا آزاد رورل یونیورسٹی) اور دیگر تعلیمی اداروں میں تعزیتی جلسے کے بعد تعطیل کر دی گئی۔ اس میٹنگ میں خاص طور پر پروفیسر ماہ رخ مرزا، فرقان بیگ، اسلم بیگ، ندیم عباس، کاشف حسن، فراز حسن، جمیل تقی، افضل رضوی، شان علی، سید جمیل حسن نقوی، اسعد معروف مونی، ابوثمامہ انصاری، عرفان منصوری، وسیم احمد، مولانا جلال الدین، روی پرکاش یادو، راجیش پرساد، شری کانت دوبے، شہاب الدین خان، عطیق انصاری، ڈاکٹر احتشام خان، ڈاکٹر شاکیہ وغیرہ شامل ہوئے۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبۂ نشر و اشاعت کے سیکریٹری ابوثمامہ انصاری نے فراہم کی۔

ڈیٹا تک کنٹرولڈ رسائی کے ذریعے بھارت مصنوعی ذہانت کے فوائد حاصل کرسکتا ہے

نئی دہلی۔ 8/ اکتوبر۔ ایم این این۔ ورلڈ بینک گروپ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نیل کنٹھ مشرا نے کہا ہے کہ بھارت کاروباری اداروں کے ڈیٹا تک رسائی کو آسان بنا کر مصنوعی ذہانت سے حاصل ہونے والے معاشی فوائد کا بڑا حصہ حاصل کرسکتا ہے، بشرطیکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ڈیٹا کے مالکان اس کے استعمال پر اپنا اختیار برقرار رکھیں۔ 'انڈیا اے آئی مشن' اور ورلڈ بینک گروپ کی جانب سے 'ورلڈ ڈیولپمنٹ رپورٹ 2026' کے بھارت میں اجرا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مشرا نے کہا کہ کارپوریٹ اداروں کے پاس موجود 99 فیصد ڈیٹا مصنوعی ذہانت کے استعمال سے محروم ہے۔ لہٰذا، جیسے جیسے مصنوعی ذہانت کا استعمال بڑھ رہا ہے، کاروباری ڈیٹا تک رسائی ایک اہم چیلنج بن گیا ہے جس سے نمٹنا بھارت کے لیے ضروری ہے۔ مشرا نے کہا،" کارپوریٹ اداروں میں موجود 99 فیصد ڈیٹا مصنوعی ذہانت کے دائرہ کار سے باہر ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ کمپنیاں مصنوعی ذہانت کے ماڈلز کے ساتھ اپنا ڈیٹا شیئر کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار رہتی ہیں کیونکہ" ایک بار جب آپ ڈیٹا شیئر کر دیتے ہیں، تو وہ آپ کے اختیار سے نکل جاتا ہے۔" انہوں نے اسے ڈیٹا مارکیٹ میں "مکمل مارکیٹ ناکامی" قرار دیا اور کہا کہ بھارت کا ڈیٹا آرکیٹیکچر، بشمول ڈیٹا ایمپاورمنٹ اینڈ پروٹیکشن آرکیٹیکچر، ڈیٹا کے کنٹرولڈ اشتراک کو ممکن بنا کر اس مسئلے کو حل کرنے میں مدد کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا،" بھارت کا ڈی پی ڈی پی قانون اور ڈی ای پی اے پر مبنی ڈیٹا آرکیٹیکچر... ڈیٹا شیئرنگ کو ممکن بنانے کے لیے ایک شاندار ماڈل ہے، جس میں ڈیٹا کا مالک مخصوص مقاصد کے لیے ڈیٹا دستیاب کروانے کے باوجود اس پر اپنا اختیار برقرار رکھتا ہے۔

جے آئی ایل ٹی حیدرآباد کے زیر اہتمام جشن ترجمہ کا انعقاد

محمد عظیم الدین، ابوظہر خالد صدیقی و دیگر کا اظہار خیال۔ قدیم دستاویزات، ترجمہ اور خطاطی پر خصوصی توجہ

حیدرآباد- 7 اکتوبر (پریس نوٹ) سہ ہفتہ جشنِ ترجمہ 2026ء کے دوسرے سیشن کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں عالی جناب محمد عظیم الدین غوث، بین الاقوامی عربی، اردو اور انگریزی خطاط، اور عالی جناب اظہر حسین، قدیم دستاویزات عہد آصفیہ کے ماہر مترجم نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ یہ علمی و ثقافتی پروگرام عالی جناب محمد عبداللطیف فاروقی صاحب، بین الاقوامی آرٹسٹ کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا۔ سیشن کے دوران ترجمہ، خطاطی اور خصوصاً عہد آصفیہ کی قدیم دستاویزات کے مطالعہ، فہم اور ترجمہ سے متعلق اہم امور پر گفتگو اور عملی تبادلہ خیال کیا گیا۔ شرکاء نے اس امر پر زور دیا کہ قدیم دستاویزات محض تاریخی تحریریں نہیں بلکہ کسی عہد کی زبان، تہذیب، معاشرت، انتظامی نظام اور علمی ورثے کی اہم شہادتیں ہوتی ہیں۔ ان دستاویزات کے درست مطالعہ، ترجمہ اور تحفظ کے ذریعے دکن کی علمی و تہذیبی تاریخ کو نئی نسل اور عالمی علمی برادری تک مؤثر انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ سہ ہفتہ جشنِ ترجمہ 2026ء کے تحت منعقد ہونے والے ان سیشنز کا مقصد ترجمہ کے علمی و عملی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ قدیم کتب و دستاویزات، خطاطی اور دکنی تہذیبی ورثے کے تحفظ اور فروغ کی جانب توجہ مبذول کرانا ہے۔ یہ پروگرام 12 اکتوبر تک جاری رہے گا جس میں قدیم کتابوں کی نمائش اور قدیم دستاویزات کا ترجمہ اور عملی امور کی نمائش کی جائے گی۔ جس کی کوئی فیس نہیں ہے۔ مزید معلومات کے لئے 7396719556 پر رابطہ کریں۔

سینئر صحافی اشوک پاٹولے بھیونڈی سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کے سوشل میڈیا صدر مقرر

بھیونڈی :۸/اکتوبر (شارف انصاری):- مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے سوشل میڈیا شعبہ کی جانب سے سینئر صحافی اور سماجی کارکن اشوک رام راؤ پاٹولے کو بھیونڈی سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کے سوشل میڈیا ضلع صدر کے عہدے پر مقرر کیا گیا ہے۔ پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے 3 اکتوبر 2026 کو جاری کردہ دفتری حکم کے ذریعے اس تقرری کا اعلان کیا گیا۔ پردیش کانگریس سوشل میڈیا شعبہ کے صدر ہریکیش پاٹل کی تجویز اور بھیونڈی سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے صدر عابد منصف خان کی سفارش پر یہ تقرری عمل میں آئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سوشل میڈیا اینڈ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز شعبہ کی صدر سپریا شرینیت اور مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال کی منظوری کے بعد ریاست کے مختلف اضلاع میں سوشل میڈیا ضلعی صدور کا تقرر کیا گیا ہے۔ پردیش کانگریس کی جانب سے جاری تقرریوں میں بھیونڈی شہر کے علاوہ سولاپور شہر، پونے شہر مشرق، پونے شہر مغرب، پونے دیہی جنوب، پمپری چنچوڑ، جالنا دیہی، جالنا شہر، چھترپتی سمبھاجی نگر شہر، لاتور دیہی، جلگاؤں دیہی مشرق، جلگاؤں دیہی مغرب، دھولے دیہی اور ناسک شہر کے لیے بھی سوشل میڈیا ضلعی صدور مقرر کیے گئے ہیں۔ اشوک پاٹولے ہفت روزہ 'بھیونڈی ورت نامہ' کے مدیر ہیں۔ اس کے علاوہ وہ صحافیوں کی تنظیم 'وائس آف میڈیا' کی ہفتہ وار ونگ کے تھانے ضلعی صدر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ کئی برسوں سے وہ بھیونڈی شہر اور اطراف کے سماجی، شہری، تعلیمی اور عوامی مفاد سے متعلق مختلف مسائل کو صحافت کے ذریعے نمایاں کرتے رہے ہیں۔ مقامی مسائل کی مسلسل رپورٹنگ اور ڈیجیٹل ذرائع میں ان کی سرگرمیوں کے پیش نظر انہیں کانگریس کے سوشل میڈیا شعبہ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ نئی ذمہ داری کے تحت بھیونڈی سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کی تنظیمی سرگرمیوں اور پروگراموں کو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام تک پہنچانا، پارٹی کے پروگراموں کی ڈیجیٹل تشہیر کرنا اور شہریوں و پارٹی تنظیم کے درمیان رابطے کو مزید وسیع کرنا ان کی ذمہ داری ہوگی۔ اشوک پاٹولے کی تقرری کا کانگریس عہدیداران و کارکنان کے علاوہ صحافتی اور سماجی شعبے سے وابستہ افراد نے خیر مقدم کیا ہے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے انہیں نئی ذمہ داری کے لیے مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔

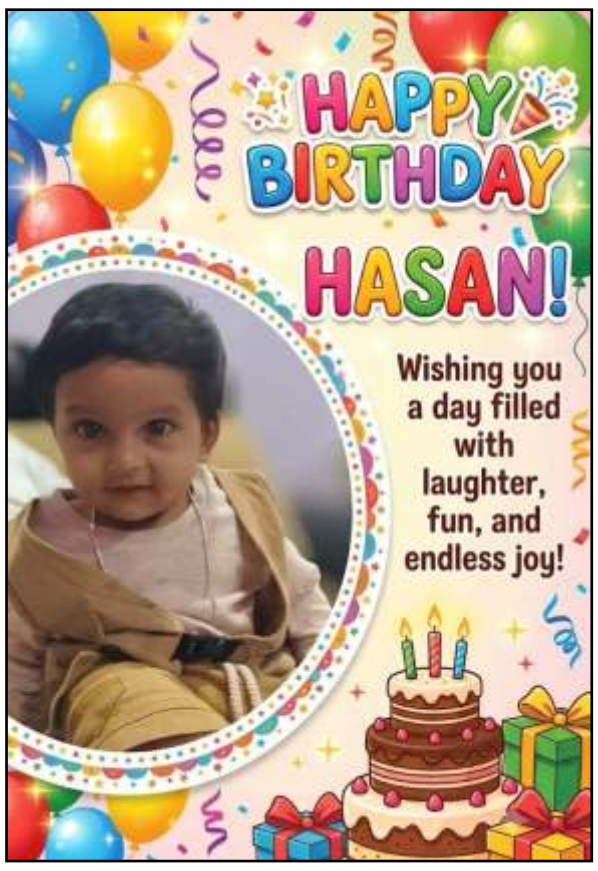

عالمی تجارت میں سست روی کے باوجود بھارت نے 1 ٹریلین ڈالر کی برآمدات کا مقرر کیا: گوئل

نئی دہلی۔ 8/ اکتوبر۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر برائے تجارت و صنعت پیوش گوئل نے جمعرات کو کہا کہ عالمی تجارت میں سست روی اور معاشی غیر یقینی صورتحال کے باوجود، بھارت رواں مالی سال میں 1 ٹریلین (ایک ہزار ارب) ڈالر کی برآمدات کا ہدف مقرر کر رہا ہے، جبکہ گزشتہ سال یہ ہدف 863 ارب ڈالر تھا۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو کی موجودگی میں سی آئی آئی پارٹنرشپ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے اعتماد کا اظہار کیا کہ بھارت برآمدات میں تقریباً 16 فیصد نمو حاصل کرسکتا ہے، حالانکہ بین الاقوامی تجارت میں اضافے کی شرح صرف 5.2 سے 3 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ گوئل نے کہا، "ہم نے برآمدات میں زبردست اضافے کا ہدف مقرر کیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ ہم رواں سال میں ایک ٹریلین ڈالر کی برآمدات کا ہدف حاصل کریں گے۔" انہوں نے مزید کہا، "اور سال کے پہلے نصف کے اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ ہم اس ہدف تک پہنچ جائیں گے۔ یہ بلند و بالا ہدف ایسے وقت میں مقرر کیا گیا ہے جب عالمی معاشی ترقی کی شرح 3 فیصد سے نیچے آنے کی توقع ہے، اور بین الاقوامی تجارت جغرافیائی سیاسی اور معاشی رکاوٹوں سے متاثر ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ بھارتی کاروباروں کو بیرونِ ملک منڈیوں سے فائدہ اٹھانے میں مدد دینے کے لیے، گوئل نے کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری) پر زور دیا کہ وہ اپنی ریاستی کونسلوں میں آزاد تجارتی معاہدوں کے استعمال سے متعلق ڈیسک (مددگار مراکز) قائم کرے۔ انہوں نے کہا، دراصل، میں سی آئی آئی سے گزارش کروں گا کہ وہ ہر ریاستی کونسل میں ایف ٹی اے کے استعمال سے متعلق ڈیسک قائم کرے۔" انہوں نے کہا کہ ان ڈیسکس کو چاہیے کہ وہ مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی مارکیٹ تک رسائی کے مواقع، مصنوعات کے ماخذ کے اصولوں اور بین الاقوامی تجارتی نمائشوں میں شرکت کے معاملات کو سمجھنے میں مدد کریں۔ بھارت کی بڑھتی ہوئی تجارتی شراکت داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ ملک نے گزشتہ ساڑھے چار سے پانچ سالوں کے دوران 38 ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ نو آزاد تجارتی معاہدے یا ترجیحی تجارتی معاہدے مکمل کیے ہیں، جو عالمی جی ڈی پی کے 60 ٹریلین ڈالر کے حجم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی یقین دلایا کہ بھارت کے تجارتی معاہدے حساس گھریلو شعبوں بشمول زراعت، ماہی گیری اور ایم ایس ایم ایز کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں اور ساتھ ہی برآمدات کے نئے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناندیڑ ریتج میں غیر قانونی دھندوں کے خلاف زبردست کریک ڈاؤن

مہم کے پہلے ہی ہفتے میں ۳ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے کا مال ضبط، ۲۲۲ مقدمات درج

ناندیڑ: ۸/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ریتج میں غیر قانونی دھندوں کے مکمل خاتمے کے لیے اعلیٰ پولیس افسر (ڈی آئی جی) شری شاہاجی اماپ کی سخت ہدایات پر یکم سے ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۶ تک چلائی جانے والی 'انسداد غیر قانونی کاروبار مہم-۴' کے پہلے ہی ہفتے میں پولیس نے زبردست کریک ڈاؤن کرتے ہوئے ۳ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے سے زائد مالیت کا مال واسباب ضبط کر لیا ہے۔ تفصیلی رپورٹ کے مطابق یکم سے ۷ اکتوبر تک جاری رہنے والے اس مہم کے ابتدائی ہفتے میں ناندیڑ ریتج بھر میں گٹکھا، منکا، جوا، غیر قانونی شراب فروشی اور ناجائز اسلحہ رکھنے جیسے جرائم کے خلاف مجموعی طور پر ۲۲۲ چھاپہ مار کارروائیاں انجام دی گئیں، جن میں ۳۳۵ ملزمان کے خلاف باقاعدہ مقدمات درج کر کے ان کے قبضے سے ۲۴۶,۳۰,۳۱,۳ روپے مالیت کا غیر قانونی سامان برآمد کیا گیا ہے۔ درج کیے گئے مقدمات میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ ۱۲۳ کے تحت گٹکھا مافیا کے خلاف ۳، مہاراشٹر انسداد جوا ایکٹ کے تحت ۴۰، مہاراشٹر انسداد شراب ایکٹ کے تحت ۱۳۷، اسلحہ ایکٹ کے تحت ۶ اور دیگر قانونی دفعات کے تحت ۳۶ معاملات شامل ہیں۔ ان اہم کارروائیوں میں خصوصی طور پر ڈی آئی جی دفتر کی اسپیشل ٹیم کی جانب سے ہنگولی ضلع کے اوندھا ناگناتھ میں گٹکھا کے خلاف، ناندیڑ ضلع کے عثمان نگر تھانے کی حدود میں جوئے کے اڈے پر اور لاتور ضلع کے احمد پور میں منکے کے خلاف کئی کامیاب چھاپہ مار کارروائیاں سرفہرست ہیں۔ جرائم کے اس منظم نیٹ ورک کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور پولیس تک عوام کی براہ راست رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ناندیڑ ریتج کے ڈی آئی جی شری شاہاجی اماپ نے 'خبر' کے نام سے ایک مخصوص ہیلپ لائن شروع کی ہے اور تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں پنپنے والے کسی بھی غیر قانونی کاروبار کی اطلاع فوری طور پر موبائل نمبر ۹۱۵۰۱۰۰۱۰۰ پر دیں، تاکہ جرائم پیشہ عناصر کی سرکوبی کے لیے بروقت اور سخت ایکشن لیا جاسکے۔

وردھا-یوت محل-ناندیڑ ریلوے منصوبے میں تیزی

پہلا مرحلہ مکمل، پُسد اور عمر کھیڑ میں کام زوروں پر

ناندیڑ: ۸/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): دور پھیلے اور مراٹھواڑہ کے خطوں کو براہ راست آپس میں جوڑنے والے انتہائی اہم اور طویل وردھا-یوت محل-ناندیڑ ریلوے پروجیکٹ کے کام میں زبردست تیزی آ گئی ہے۔ کل ۲۸۴ کلومیٹر طویل اس نئے ریلوے ٹریک کا وردھا-دیولی-کلمب تک کا پہلا مرحلہ کامیابی سے مکمل ہو کر ٹرینوں کی آمد و رفت کے لیے کھول دیا گیا ہے، جبکہ اب کلمب سے یوت محل اور آگے داروہا، دگرس، پُسد اور عمر کھیڑ کے علاقوں سے ناندیڑ کی جانب کام زوروں پر جاری ہے۔ ریلوے وزارت کے جاری کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، مارچ ۲۰۲۶ تک اس میگا پروجیکٹ پر ۴۸۰۲ کروڑ روپے خرچ کیے جا چکے ہیں اور مالی سال ۲۷-۲۰۲۶ کے لیے مزید ۸۲۰ کروڑ روپے کا بھاری بجٹ مختص کیا گیا ہے، جس سے برسوں سے زیر التوا اس خواب کے جلد شرمندہ تعبیر ہونے کی امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ کلمب سے یوت محل تک کے تقریباً ۴۰ کلومیٹر حصے میں مٹی کی بھرائی، اراضی کے حصول اور اسٹیشنوں کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے، جبکہ یوت محل سے دگرس کے درمیان بڑے اور اہم پلوں کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔ دگرس، پُسد اور عمر کھیڑ کے پہاڑی علاقوں، ندی نالوں اور جنگلات کے باعث درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اس علاقے میں سرنگوں اور بڑے پلوں کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے؛ واضح رہے کہ صرف دگرس سے ناندیڑ تک کے ۱۲۷ کلومیٹر حصے میں ۵۵ بڑے پل تعمیر کیے جانے ہیں۔ اس پورے پروجیکٹ کے لیے درکار ۹۷۴,۱ ہیکٹر اراضی میں سے اب تک ۳۳۸,۱ ہیکٹر زمین حاصل کی جا چکی ہے اور مجوزہ ۱۳۶ بڑے پلوں میں سے ۹۳ پلوں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس تاریخی ریلوے لائن کے شروع ہونے سے نہ صرف یوت محل، داروہا، دگرس، پُسد اور عمر کھیڑ کے عوام کو طویل المدتی سفری سہولت میسر آئے گی، بلکہ کپاس اور سویابین جیسی زرعی اجناس کی بڑی منڈیوں تک رسائی، صنعتی سرمایہ کاری اور مقامی روزگار میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی، یہ ریلوے ٹریک ناندیڑ کے شری حضور صاحب جیسے اہم مذہبی اور سیاحتی مقامات تک رسائی کو آسان بنا کر دور بھرا مراٹھواڑہ کی معاشی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوگا۔

سیلو ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ چیکنگ کی خصوصی مہم

۷۸ مسافروں پر جرمانہ، ۴۲ ہزار روپے سے زائد کی وصولی

پربھنی: ۸/اکتوبر (نامہ نگار): ٹکٹ کے بغیر اور غیر قانونی سفر کی روک تھام نیز مسافروں کو درست ٹکٹ کے ساتھ سفر کرنے کا پابند بنانے کے لیے ساؤتھ سینٹرل ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے ۷ اکتوبر ۲۰۲۶ کو سیلو ریلوے اسٹیشن پر صبح ساڑھے ۵ بجے سے شام ساڑھے ۴ بجے تک ٹکٹ چیکنگ کی ایک خصوصی فوڑیس مہم چلائی گئی۔ ناندیڑ کے اسسٹنٹ کمرشل آفیسر شری گنیش کمار سنگھ کی نگرانی میں چلائی گئی اس مہم میں پربھنی کے ٹکٹ چیکنگ اسکواڈ (DFS-2) نے حصہ لیا، جس میں ۵ ٹکٹ چیکنگ اسٹاف اور ایک آر پی ایف (RPF) اہلکار نے کل ۱۲ ٹرینوں کی باریک بینی سے تلاشی لی۔ اس جامع کارروائی کے دوران مجموعی طور پر ۷۸ معاملات سامنے آئے، جن سے جرمانے اور کرایے کی مد میں ۴۲ ہزار ۸۴۵ روپے کی خطیر رقم وصول کی گئی۔ ان اعداد و شمار کی تفصیل بتاتے ہوئے حکام نے واضح کیا کہ بغیر ٹکٹ سفر کے ۵۴ معاملات میں ۷۸۷۵ روپے کرایہ اور ۲۷۰۰۰ روپے جرمانہ، غیر قانونی سفر کے ۶ معاملات میں ۱۲۷۰ روپے کرایہ اور ۳۰۰۰ روپے جرمانہ، جبکہ بغیر بکنگ سامان کے ۱۸ معاملات میں ۳۷۰۰ روپے وصول کیے گئے۔ ریلوے حکام کا ماننا ہے کہ اس طرح کی خصوصی مہمات سے سیلو اسٹیشن پر مجاز کاؤنٹرز سے ٹکٹ خریدنے کے رجحان میں اضافہ ہوگا، جس سے نہ صرف ریلوے کی آمدنی بڑھے گی بلکہ درست ٹکٹ لے کر سفر کرنے والے مسافروں کو بہتر سہولیات بھی فراہم کی جاسکیں گی۔ تہواروں کے سیزن کے پیش نظر ناندیڑ ڈویژن میں ٹکٹ چیکنگ کی ان مہمات کو مزید تیز کیا جارہا ہے تاکہ نظم و ضبط کے ساتھ سفر کو یقینی بناتے ہوئے محصول کے نقصان کو روکا جاسکے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے جائز ٹکٹ ضرور خریدیں، پورے سفر کے دوران اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں اور چیکنگ کے دوران ریلوے عملے کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے بغیر ٹکٹ سفر کرنے سے گریز کریں۔

ناندیڑ محکمہ ڈاک میں لائف انشورنس ایجنٹ کے عہدے کے لیے بھرتیاں

۳۰ اکتوبر کو واک ان انٹرویوز کا انعقاد

ناندیڑ: ۸/اکتوبر (نامہ نگار): ناندیڑ محکمہ ڈاک کی جانب سے پوسٹل لائف انشورنس (PLI) اور رورل پوسٹل لائف انشورنس (RPLI) اسکیموں کے تحت ڈائریکٹ انشورنس ایجنٹ (بیمہ مشیر) کے عہدوں پر تقرری کے لیے راست انٹرویوز (Walk-in Interviews) کا انعقاد کیا جارہا ہے، جس کے لیے خواہشمند اور اہل امیدواروں کو ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۶ کو صبح ۱۱ بجے سے شام ۴ بجے تک سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس دفتر، ناندیڑ ڈویژن میں اپنے خرچ پر حاضر ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔ مطلوبہ درخواست فارم سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس میں ہی دستیاب ہیں، جبکہ اس عہدے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر ۱۸ سال اور کسی تسلیم شدہ بورڈ سے دسویں جماعت (میٹرک) یا اس کے مساوی امتحان پاس ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ روزگار کے اس شاندار موقع کے لیے بے روزگار اور خود روزگار افراد، سابق بیمہ مشیر، دیگر انشورنس کمپنیوں کے سابق ایجنٹس، سابق فوجی، ریٹائرڈ اساتذہ، آنگن واڑی ورکرز، مہیلا منڈل کی کارکنان، گرام پردھان، گرام پنچایت کے اراکین اور خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کی ممبران سمیت تمام اہل افراد درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدواروں کا حتمی انتخاب براہ راست انٹرویو کی بنیاد پر کیا جائے گا، جس میں ان کی پیشہ ورانہ مہارت، شخصیت، لائف انشورنس سے متعلق معلومات، کمپیوٹر کے علم اور مقامی علاقے سے ان کی واقفیت کو باریک بینی سے پرکھا جائے گا۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو بطور سیکیورٹی ڈپازٹ ۵ ہزار روپے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ (NSC) یا کسان وکاس پتر (KVP) کی شکل میں جمع کرانے ہوں گے، جس کے بعد محکمہ ڈاک کی جانب سے ابتدائی ٹریننگ کے بعد عارضی لائسنس جاری کیا جائے گا، جسے انشورنس ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف انڈیا (IRDAI) کا امتحان پاس کرنے کے بعد مستقل کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ یہ امتحان تین سال کے اندر پاس کرنا لازمی ہوگا۔ سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس ناندیڑ ڈویژن نے اپیل کی ہے کہ مکمل طور پر کمیشن اور لائسنس کی بنیاد پر ہونے والی اس بھرتی کے لیے انٹرویو میں آنے والے تمام امیدوار اپنا بائیو ڈاٹا، اصل تعلیمی دستاویزات، تجربے کے سرٹیفکیٹس اور پاسپورٹ سائز کی دو تصاویر لازمی طور پر اپنے ہمراہ لائیں۔

انتخابی تیاریوں میں تمام محکمے باہمی ہم آہنگی برقرار رکھیں

ڈویژنل کمشنر جی شری کانت کی نوڈل افسران کو سخت ہدایت

ناندیڑ: ۸/اکتوبر (نامہ نگار): ۵-اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخاب کی تیاریوں کے جائزے کے لیے ریٹرننگ افسر اور ڈویژنل کمشنر جی۔ شری کانت کی صدارت میں نوڈل افسران کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں انہوں نے انتخابی عمل کو شفاف اور پرامن بنانے کے لیے تمام محکموں کو باہمی ہم آہنگی سے کام کرنے کی سخت ہدایت دی ہے۔ ڈویژنل کمشنر نے واضح کیا کہ تمام پولنگ اسٹیشنوں پر مطلوبہ عملہ تعینات کیا جائے، بیلٹ بکس اور پولیس اہلکاروں کی آمد و رفت کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں جی پی ایس سسٹم نصب کر کے مرکزی کنٹرول روم سے ان کی کڑی نگرانی کی جائے، اور تمام پولنگ مراکز پر بجلی، فرنیچر، پینے کے پانی اور معذوروں کے لیے ریمپ جیسی بنیادی سہولیات کی فراہمی کو لازمی یقینی بنایا جائے۔ اکتوبر کی گرمی کے پیش نظر طبی سہولیات کا پیشگی انتظام کرنے کے ساتھ ساتھ، حساس اور انتہائی حساس پولنگ اسٹیشنوں پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے اور تمام مراکز پر فوٹوگرافی کے انتظامات مکمل کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ انتخابی عمل کو بحسن و خوبی انجام دینے کے لیے متعلقہ افسران اور عملے کو ۹، ۱۶ اور ۲۲ اکتوبر کو ہونے والی ٹریننگ میں بیلٹ بکس سیل کرنے، بیلٹ پیپر تہہ کرنے اور پوسٹل بیلٹ (فارم ۱۲) کے حوالے سے عملی تربیت فراہم کی جائے گی۔ نیز پولنگ اسٹیشنز وسیع رقبے پر پھیلے ہونے کی وجہ سے مائیکرو آبزرورز کی تقرری کر کے انہیں ان لائن ٹریننگ دی جائے گی۔ ڈویژنل کمشنر نے ہر ضلع میں ضابطہ اخلاق سیل، میڈیا سرٹیفکیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی، الیکشن کوآرڈینیشن سیل اور امیدواروں کے اخراجات پر نظر رکھنے کے لیے اکاؤنٹ سیل کے قیام کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ انتخابی ڈیوٹی پر مامور اہلکاروں کی حتمی فہرست ۱۶ اکتوبر تک تیار کر لی جائے تاکہ انہیں پوسٹل بیلٹ بروقت فراہم کیے جاسکیں۔ ناندیڑ، پربھنی، دھاراشیو، لاتور، بیڑ اور جالنہ اضلاع کو پولنگ مراکز کی تعداد کے لحاظ سے گاڑیوں کی مائیکرو پلاننگ کرنے اور متبادل گاڑیوں کا انتظام تیار رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے، جبکہ ووٹوں کی گنتی کے لیے ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار کے عہدے کے تقریباً ۳۰۰ افسران کو تعینات کیا جائے گا جن کی چھٹیاں انتخابی عرصے کے دوران منسوخ رہیں گی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۵ اکتوبر کو انتخابی مواد، ٹرانسپورٹ اور سیکیورٹی کے انتظامات کا دوبارہ تفصیلی جائزہ لیا جائے گا؛ اس اہم میٹنگ میں جوائنٹ کمشنر پرتاپ کالے سمیت دیگر نوڈل افسران جسمانی طور پر حاضر تھے جبکہ آٹھوں اضلاع کے کلکٹرز نے بذریعہ ویڈیو کانفرنسنگ شرکت کی۔

عمر خالد نے بین الاقوامی انسانی حقوق ایوارڈ جیتا

دبلی: دبلی فسادات ۲۰۲۰ء کی سازش کے مقدمے میں چھ سال سے زائد عرصے سے جیل میں قید ایکٹیوسٹ عمر خالد نے ۲۰۲۶ء ایوارڈ فار ہیومن رائٹس ڈیفینڈرز ایٹ رسک (خطرہ زدہ انسانی حقوق کے محافظین کیلئے ایوارڈ) جیتا ہے۔ یہ ایوارڈ آئرلینڈ میں قائم انسانی حقوق کی تنظیم فرنٹ لائن ڈیفینڈرز کی جانب سے دیا جاتا ہے۔ ڈبلن میں منعقدہ ایک تقریب میں اس ایوارڈ کا اعلان کیا گیا، جس میں جیل میں قید ہونے کی وجہ سے عمر خالد شرکت نہ کر سکے۔ واضح رہے کہ عمر خالد کو ۱۳/ستمبر ۲۰۲۰ء کو گرفتار کیا گیا تھا اور وہ تب سے بغیر کسی ٹرائل کے جیل میں بند ہیں۔ عمر خالد کے علاوہ اس سال کے ایوارڈ کے دیگر حاصل کنندگان میں ایران سے سزائے موت کے خلاف مہم چلانے والے احمد رضا جائری، انگولا سے جمہوریت اور خواتین کے حقوق کی کارکن لورینڈا امینوئل گودیا اور سریا سے خواتین کے امن کیلئے کام کرنے والی بکھلجا نانیچ شامل ہیں۔ دبلی پولیس نے عمر خالد کو فروری ۲۰۲۰ء میں شمال مشرقی دبلی میں متنازع شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد کے سلسلے میں گرفتار کیا تھا۔

ووٹ چوری کے خلاف ممبئی میں کانگریس کا زبردست احتجاج

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار استعفیٰ دیں اور انہیں گرفتار کیا جائے: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: ۸/اکتوبر (پریس ریلیز): مرکزی حکومت پر الیکشن کمیشن کی مدد سے ووٹ چوری کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کانگریس نے ملک بھر میں الیکشن کمیشن کے مبینہ بدعنوان کارعمل کے خلاف احتجاج شروع کر دیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بارہا ثبوتوں کے ساتھ ووٹ چوری کا پردہ فاش کیا ہے۔ کانگریس کے مطابق اس ووٹ چوری میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی جانب سے بی جے پی کی مدد کیے جانے کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مبینہ بدعنوان کارعمل کے خلاف کانگریس اور انڈیا اتحاد کی جانب سے ملک گیر احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں ممبئی میں بھی کانگریس نے "جمہوریت کے لیے یوم سیاہ" کے تحت احتجاج کیا اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے استعفیٰ دینے اور انہیں گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ کی ہدایت پر ممبئی کے تمام ۶ اضلاع میں یہ احتجاج کیا گیا۔ شمالی ممبئی ضلع کانگریس کی جانب سے ملاڈ میں منعقدہ احتجاج میں سابق وزیر اور رکن اسمبلی اسلم شیخ، ضلع صدر راجپتی یادو، ممبئی کانگریس کے ترجمان سریش چندر راج نمس، کارپوریٹر اجنتا یادو، وریندر چودھری، قمر زہا، صدیقی، حیدر علی شیخ، اندو پرکاش تیواری اور اشوک ستراے سمیت بڑی تعداد میں کانگریس عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔ جنوبی ممبئی میں روی کانت باوکر، جنوبی وسطی ممبئی میں کچرو یادو، شمالی وسطی ممبئی میں ارشد انگمی، شمال مغربی ممبئی میں بھاونا بین اور شمال مشرقی ممبئی میں کیتن شاہ کی قیادت میں کانگریس عہدیداران اور کارکنان نے احتجاج کیا۔ اس دوران مظاہرین نے الیکشن کمیشن کے مبینہ بدعنوان کارعمل کے خلاف آواز بلند کی اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے اور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

مہاراشٹر میں قحط اور فصلوں کے نقصان کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ٹیم کا دورہ شروع

ناندیڑ: ۸/اکتوبر (نامہ نگار): خریف سیزن ۲۰۲۶ کے دوران مہاراشٹر میں پیدا ہونے والی قحط جیسی صورتحال، فصلوں کے وسیع پیمانے پر نقصان، پینے کے پانی کی قلت اور مویشیوں کے چارے کے بحران کا براہ راست جائزہ لینے کے لیے مرکزی حکومت کی ایک بین الوزارتی ٹیم ۸ سے ۱۱ اکتوبر تک ریاست کے دورے پر پہنچ گئی ہے۔ مرکزی وزارت زراعت و کسان بہبود کے جوائنٹ سکریٹری مکتا تند اگروال کی قیادت میں آنے والی اس اعلیٰ سطحی ٹیم میں زراعت، آبی وسائل، دیہی ترقی، فراہمی آب، خوراک، حیوانات پروری اور نیتی آیوگ سمیت مختلف محکموں کے تکنیکی اور انتظامی افسران شامل ہیں۔ ٹیم کی مہمی آمد پر آج سہیادری گیسٹ ہاؤس میں ریاستی چیف سکریٹری راجیش اگروال کی صدارت میں ایک اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں چیف سکریٹری نے بارش کی کمی کے باعث پیدا ہونے والی پانی کی قلت، ٹینکرز کی متوقع ضرورت، کسانوں اور کھیت مزدوروں کی ممکنہ نقل مکانی اور کسانوں کی خودکشی جیسے سنگین مسائل کی جانب مرکزی ٹیم کی توجہ مبذول کرائی۔ اس موقع پر محکمہ امداد و بحالی کی ایڈیشنل چیف سکریٹری ونیتا ویدیہ سنگل نے ال نینو کے اثرات اور فصلوں کی تباہی پر تفصیلی بریفنگ دی، جبکہ محکمہ زراعت کے سکریٹری پریمل سنگھ اور کمشنر سورج مانڈھرے نے ضلع وار نقصان کے حقائق پیش کیے۔ محکمہ حیوانات کے کمشنر ڈاکٹر کرن پاٹل نے آئندہ سات ماہ کے لیے چارے کی دستیابی کے حوالے سے بریفنگ دی، اور فراہمی آب کے ایڈیشنل چیف سکریٹری پراگ جین، کمشنر رویندر کھیوڑکر، آبی وسائل کے پرنسپل سکریٹری ایکناتھ ڈولے سمیت دیگر متعلقہ محکموں کے اعلیٰ افسران نے زیر زمین پانی کی سطح، واٹر ٹینکرز کی صورتحال اور روزگار کے مواقع پر تفصیلی خاکہ پیش کیا۔ ریاستی حکومت کی جانب سے پیش کردہ ان اعداد و شمار اور شواہد کی بنیاد پر مرکزی ٹیم نے متاثرہ اضلاع کے زمینی معائنے کا لائحہ عمل تیار کیا ہے، جس کے تحت ٹیم مختلف حصوں میں تقسیم ہو کر فصلوں اور آبی ذخائر کا جائزہ لے گی، جہاں مقامی افسران بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ یہ مرکزی ٹیم اپنا زمینی معائنہ مکمل کرنے کے بعد ۱۱ اکتوبر کو واپس ممبئی پہنچ کر ریاستی حکومت کے ساتھ حتمی تبادلہ خیال کرے گی، تاکہ مرکز کو زمینی حقائق پر مبنی رپورٹ پیش کی جاسکے۔ اس اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ریونیو کے ایڈیشنل چیف سکریٹری وکاس کھرگے، دیہی ترقی کے سکریٹری ڈاکٹر چندرکانت پلکنڈوار اور ماحولیات کی سکریٹری جے شری بھوج سمیت کئی سینئر افسران بھی موجود تھے۔

آل مراٹھواڑہ سنی اجتماع کی تیاریوں کا جائزہ

ناندیڑ: (راست): بتاریخ 3/ اکتوبر بروز ہفتہ دارالعلوم غوثیہ رضویہ ناندیڑ میں آل مراٹھواڑہ تعلیمی کانفرنس وسنی اجتماع کی تیاریوں کے جائزے کے ضمن علمائے اہل سنت مراٹھواڑہ کی اہم نشست منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس قاضی القضاۃ فی الہند حضور قائد ملت علامہ عسجد میاں صاحب قبلہ بریلی شریف کی سرپرستی میں ماہ دسمبر میں منعقد ہوگی نیز حضور سید غیاث میاں صاحب قبلہ کالپی شریف وحضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ مدظلہ العالی بھی شرکت فرمائیں گے میٹنگ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعد ونقیب اہل سنت مولانا مفتی تراب الدین صاحب رضوی (صدر جماعت رضائے مصطفیٰ ناندیڑ) نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے شرکا کو واقف فرمایا اس نشست میں مقامی علماء بالخصوص حضرت مولانا مفتی محمد مرتضیٰ صاحب رضوی مصباحی مفتی منشاد صاحب مصباحی مفتی عبدالعظیم رضوی امجدی مفتی رفیق صاحب برکاتی مفتی سید احمد علی مصباحی مولانا صادق رضا صاحب مولانا جان محمد مصباحی قاری عبدالقادر صاحب رضوی ناندیڑ و بیرونی علماء، حافظ قاری مولانا محمد اسماعیل صاحب رضوی عثمان آباد مفتی غلام نبی صاحب رضوی جالنہ مولانا اشفاق صاحب قبلہ پربھنی۔ مولانا محمد علی صاحب رضوی اور قاری سید شوکت رضا صاحب قبلہ لاتور قاری برہان الدین صدیقی قلمنوری ضلع ہنگولی مولانا امتیاز برکاتی اور مفتی الطاف رضا برکاتی بسمت مولانا سلیمان رضوی وارنگا و دیگر علماء وائمہ نے اپنی رائے پیش کی اور اس کانفرنس کے انعقاد میں ہر قسم کے تعاون کا اظہار فرمایا جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ ناندیڑ کے ارکان نے میٹنگ کے انعقاد میں اہم رول ادا کیا نیز شرکاء کی ضیافت فرمائی ان شاء اللہ یہ کانفرنس اہل سنت کے فروغ کا ذریعہ بنے گی اخیر میں صلاۃ وسلام و دعاء کے ساتھ مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

آسرا نگر قبرستان کے اطراف حفاظتی دیوار بنانے کا مطالبہ

ناندیڑ: ۸/اکتوبر (راست): شہر کے آسرا نگر میں واقع مسلم قبرستان کی حفاظت کا مسئلہ ایک بار پھر سامنے آیا ہے۔ قبرستان کے اطراف حفاظتی دیوار اور تاروں کی فینسنگ نہ ہونے کے باعث قبرستان کی زمین غیر محفوظ ہے۔ مقامی افراد اور سماجی کارکنوں کی جانب سے قبروں کی بے حرمتی کے واقعات کے ساتھ ساتھ قبرستان کے بعض حصوں پر مبینہ ناجائز قبضوں کی بھی شکایات سامنے آتی رہی ہیں۔ موضع سانگوی کے سروے نمبر ۱۷۱، وارڈ نمبر ۲ میں واقع اس قبرستان کی مکمل مختص اراضی کو محفوظ بنانے کیلئے طویل عرصے سے ناجائز قبضے ہٹانے اور قبرستان کے اطراف مضبوط باؤنڈری وال یا تاروں کی فینسنگ تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony. Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی